سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ،18۔اکتوبر2017

(یوم الاربعاء،27۔محرم الحرام1439ھ)

سولھویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32: شمارہ 3

91

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18۔اکتوبر2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2017

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2016 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹیں برائے سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹیں برائے سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(درج بالا رپورٹوں کی نقول مورخہ 21۔ستمبر 2017 کو مہیا کر دی گئیں ہیں)

92

3۔ محکمہ جنگلات کے مد بندی حسابات برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

ایک وزیر محکمہ جنگلات کے مد بندی حسابات برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ محکمہ جات (ورکس ڈیپارٹمنٹ)، سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی اور دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹس برائے سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر محکمہ جات (ورکس ڈیپارٹمنٹ)، سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی اور دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹس برائے سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ ایف ڈی اے سٹی ہاؤسنگ سکیم کے حسابات کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے سال 15-2014 اور 16-2015 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر ایف ڈی اے سٹی ہاؤسنگ سکیم کے حسابات کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے سال 15-2014 اور 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم (آشیانہ قائد) اٹاری سروبہ لاہور کے حسابات کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر آشیانہ ہاؤسنگ سکیم (آشیانہ قائد) اٹاری سروبہ لاہور کے حسابات کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ اضافی اسمبلی بلڈنگ لاہور کی تعمیر کے حسابات پر پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر اضافی اسمبلی بلڈنگ لاہور کی تعمیر کے حسابات پر پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

8۔ چوہان ڈیم راولپنڈی محکمہ آبپاشی کے حسابات کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014-15 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر چوہان ڈیم راولپنڈی محکمہ آبپاشی کے حسابات کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014-15 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

93

9۔ پنجاب پبلک سیکٹر انٹرپرائزز (اے آر ایف ایس ای) کے حکومتی حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر پنجاب پبلک سیکٹر انٹرپرائزز (اے آر ایف ایس ای) کے حکومتی حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

95

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

بدھ، 18-اکتوبر 2017

(یوم اربعاء، 27-محرم الحرام 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا

فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىہُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰى

تَفِیۡٓءَ اِلٰۤى اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ

وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

سورۃ الحُجرات آیات 9 تا 10

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے (10)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لم یاتی نظیرکَ فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے، تجھ کو شہ دوسرا جانا
البحرُ علاوالموج طغیٰ من بے کس و طوفاں ہوشربا
منجدہار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا
انا فی عطش و سخاک اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم، دو بوند ادھر بھی گرا جانا

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈرز سے پرہیز کیا کریں۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! آپ وقفہ سوالات کے بعد ٹائم دے دیں گے؟

جناب سپیکر: اگر اس دوران موقع مل گیا تو آپ کو ٹائم دے دیا جائے گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! دو منٹ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: دو منٹ کی بات تو ہوتی ہے لیکن پہلے مجھے کام چلانے دیں نام بولنے دیں اگر وقت ملا تو آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لے لیں گے if it is valid۔ جی، پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، on his behalf سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8133 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سردار شہاب الدین خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ہاؤس اسلام آباد اور مری سے متعلقہ تفصیلات

*8133: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہاؤس کس کس شہر میں ہیں ان شہروں کے نام اور ہر ہاؤس کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ج) ان کا سال 15-2014 اور 16-2015 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) پنجاب ہاؤس اسلام آباد اور مری کتنے کمروں پر مشتمل ہیں ان میں کون کون سے ملازمین اور ممبران اسمبلی ٹھہر سکتے ہیں؟

(ہ) اسلام آباد اور مری کے پنجاب ہاؤسز میں کمروں کی الاٹمنٹ کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے ان کا نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) مری اور اسلام آباد کے ہاؤسز میں گزشتہ ایک سال کے دوران ٹھہرنے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور دیگر تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ز) کتنے افراد نے کرایہ ادا کرنا ہے۔ ان کے نام اور ان کے ذمہ کرایہ کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر انتظام چار عدد پنجاب ہاؤسز ہیں۔

1- پنجاب ہاؤس مری	2- پنجاب ہاؤس راولپنڈی
3- پنجاب ہاؤس اسلام آباد	3- پنجاب ہاؤس کراچی

پنجاب ہاؤس مری، راولپنڈی، اسلام آباد اور کراچی میں کمروں کی تفصیل بلاک وار درج ذیل ہے:

(1) پنجاب ہاؤس مری

بلاک کا نام	گراؤنڈ فلور	فرسٹ فلور
چیف منسٹر بلاک	3	3
G بلاک	3	-
V بلاک	7	-
E بلاک	8	-

ٹوٹل	21	3

ٹوٹل کمرے: 24عدد

(2) پنجاب ہاؤس راولپنڈی

بلاک کا نام	کمرے
CMبلاک	2
برائے وزٹرز	10
کمرہ برائے ڈائننگ	01
ٹوٹل	13

(3) پنجاب ہاؤس اسلام آباد

نام بلاک	گراؤنڈ فلور	فرسٹ فلور	سیکنڈ فلور
Aبلاک (برائے وزیر اعلیٰ)	2	4	1
Bبلاک (برائے گورنر)	2	4	2
Cبلاک برائے میٹنگز	1	-	-
Dبلاک برائے منسٹرز	2	4	4
Eبلاک	4	8	8
Fبلاک	4	8	8
ٹوٹل	15	28	23

ٹوٹل کمرے: 66

(4) پنجاب ہاؤس کراچی

نام بلاک	گراؤنڈ فلور	فرسٹ فلور
VIP Suitesبرائے چیف منسٹرز	-	2
ملازمین حکومت پنجاب، صوبائی وزراء، ایڈوائزرز، پارلیمانی سیکرٹریز، MPAsوغیرہ	6	-
ٹوٹل	6	2

ٹوٹل کمرے: 08

(ب)

1. پنجاب ہاؤس مری میں 10 ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. پنجاب ہاؤس راولپنڈی میں 25 ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں 160 ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4. پنجاب ہاؤس کراچی میں 29 ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

ہاؤس کا نام	خرچہ 15-2014	خرچہ 16-2015
پنجاب ہاؤس مری	16.567 M	18.625 M
پنجاب ہاؤس راولپنڈی	14.037 M	16.501 M
پنجاب ہاؤس اسلام آباد	35.131 M	36.702 M
پنجاب ہاؤس کراچی	2.597 M	2.301

(د) پنجاب ہاؤس، اسلام آباد میں کل کمرے 66 ہیں جبکہ پنجاب ہاؤس مری میں کمروں کی کل تعداد 24 ہے ان میں چیف منسٹر پنجاب، حکومت پنجاب کے وزراء، ممبران اسمبلی اور افسران ٹھہر سکتے ہیں۔

(ہ) پنجاب ہاؤس، اسلام آباد اور مری میں کمروں کی الاٹمنٹ کا اختیار حسب ضابطہ جناب اطہر حسن قریشی، کمپٹرولر (بی ایس-18) پنجاب ہاؤس، اسلام آباد کے پاس ہے۔

(و) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ز) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (د) پر ہے میرے پاس لسٹ موجود نہیں ہے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال جب گیا تھا تو اس حوالے سے گزارش یہ تھی کہ مجھے اس اسمبلی کا ممبر بنے ہوئے سوا چار سال ہو گئے ہیں پنجاب ہاؤس اسلام آباد کے لئے میں نے کوئی آٹھ سے دس مرتبہ کمپٹرولر صاحب کو درخواست کی اور چار سال میں تقریباً مجھے ایک دفعہ رہنے کا موقع ملا۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ پنجاب ہاؤس پارلیمنٹیرینز کے لئے ہے اور میں نے physically وہاں جا کر caretaker سے پتا کیا کہ یہاں کون ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ایک وی آئی پی بلاک وزیر اعلیٰ کے لئے مختص ہے otherwise کوئی پتا نہیں وہاں کون ٹھہرا ہوا ہوتا ہے، کوئی judiciary کے لوگ ٹھہرے ہوئے ہوتے ہیں یا بیوروکریسی کے لوگ ٹھہرے ہوئے ہوتے ہیں اور ایم پی ایز وہاں دھکے کھا رہے ہوتے ہیں، کبھی کسی کو وہاں کوئی accommodation نہیں ملی۔ کیا یہی صورتحال ہے؟ معزز منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جو سوال معزز ممبر نے الاٹمنٹ کا کیا ہے یہ سوال مواصلات و تعمیرات سے related نہیں ہے کمروں کی الاٹمنٹ کا کام مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کا کام تمام پنجاب ہاؤسز کی دیکھ بھال کرنا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اس کا جواب منسٹر صاحب کے پاس نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جو جواب منسٹر صاحب کے پاس تھا وہ انہوں نے آپ کو دے دیا ہے۔ آگے آپ نے پڑھ لیا ہے کہ کن کے پاس اس کا اختیار ہے، اُس کا کمپٹرولر بھی ہوتا ہے اور وہ وزیر اعلیٰ کے کنٹرول میں ہیں۔ انہوں نے آپ کو کمروں کی تعداد بھی بتادی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہ جز تو میں نے پوچھا نہیں کہ کمرے کتنے ہیں وہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ کمرے کتنے ہیں۔

جناب سپیکر: سوال میں پوچھا گیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پورے سوا چار سال میں ایک دفعہ مجھے accommodation ملی وہ بھی جب میں نے کمپٹرولر کے خلاف تحریک استحقاق دی۔ اپوزیشن اور حکومتی بنچز سے بھی کئی ممبران نے مجھے کہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس کا نوٹس لیں اب تو تھوڑا عرصہ ہی رہ گیا ہے آپ ایک مثال بنا دیں، میری آپ سے گزارش ہے آپ ایک رولنگ دے دیں کہ priorities پر ایم پی ایز ہونے چاہئیں اور بعد میں کوئی اور لوگ ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات متعلقہ حکام تک پہنچا دیں گے۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8736 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اگر وقفہ سوالات کے دوران

تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8933 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8933: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے گزشتہ دور میں چنیوٹ کے دورے کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ چنیوٹ / فیصل آباد روڈ کو ون وے سے ٹو وے کیا جائے گا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو جناب وزیر اعلیٰ کے اس اعلان پر عملدر آمد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے اور حکومت اس عمل کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل بتائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) Land Acquisition اور Relocation of Utility Services کے لئے متعلقہ محکموں سے ڈیمانڈ نوٹس منگوائے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ADP 2017-18 میں 179 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور باقی ماندہ رقم 1.6 ارب روپے کے لئے حکومت پنجاب سے درخواست کر دی گئی ہے۔ فنڈز مہیا ہونے کے ساتھ ہی اس منصوبے کی تعمیر پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں جوابات سے مطمئن ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ نو سال سے یہ مسئلہ چلا ہوا تھا، بہت زیادہ اموات ہو رہی تھیں اور عوام کا اس پر بڑا شدید اصرار تھا کہ اس کو جلد از جلد one way کیا جائے۔ میں اس وقت وزیر اعلیٰ پنجاب اور سیکرٹری مواصلات کا شکر گزار ہوں کہ ان کی ذاتی دلچسپی سے یہ روڈ بنا ہے۔ یہ روڈ پہلے پی پی موڑ میں بن رہا تھا لیکن سیکرٹری ہی نے بتایا کہ اگر ہم اس

کو اس طریقے سے بنائیں گے تو مارچ تک اس کی feasibility report ہی نہیں بنے گی پھر وزیر اعلیٰ پنجاب نے خصوصی مہربانی کرتے ہوئے اس کے لئے فنڈز مختص کرنے کا وعدہ کر دیا ہے کہ حکومت اپنے ہی فنڈ سے اس کے لئے مطلوبہ زمین بھی خریدے گی۔

جناب سپیکر: اس کی تھوڑی درستی کر لی جائے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب "وزیر اعلیٰ پنجاب صاحب" نہیں ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، درستی ہو گئی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اب انہوں نے کہا کہ زمین بھی حکومت اپنے فنڈ سے خریدے گی اور روڈ کی تعمیر بھی اپنے فنڈ سے ہی کرے گی۔ اس سلسلے میں جتنے محکموں نے تعاون کیا ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں خصوصاً محکمہ مواصلات و تعمیرات کے منسٹر اور سارے حضرات کا میں شکر گزار ہوں۔ اگر وعدے کے مطابق یہ روڈ بنا دیا جائے گا تو بہت ساری ہلاکت خیزیوں اور آئے روز کے ایکسیڈنٹ سے لوگ بچ جائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9060 جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ان کا سوال take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9061 بھی جناب عبدالقدیر علوی کا ہے اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 9062 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت بننے والی سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

*9062: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت بننے والی تمام سڑکیں مرحلہ وار تعمیر کی جارہی ہیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کی منظوری کے وقت ان سڑکوں کو پہلے سے موجود سڑکوں سے منفرد بنانے کے لئے ان کے ساتھ کیا کیا اضافی سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ اس منصوبہ میں فراہم کی جانے والی سہولیات میں تخفیف کی جاتی رہی ہے اگر ہاں تو کیا کیا تبدیلیاں کی گئی ہیں ان کی تفصیلات اور تبدیلیوں کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) اب تک اس منصوبہ کے کتنے مرحلے مکمل ہو چکے ہیں اور اس منصوبہ پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ بھاری لاگت سے بننے والی ان سڑکوں کے معیار اور اس میں فراہم کی جانے والی سہولیات کی فراہمی سے متعلق مسلسل شکایات موصول ہو رہی ہیں اگر ہاں تو اس بابت اب تک کتنی شکایات موصول ہوئی ہیں اور ان پر کیا انسدادی کارروائی کی گئی ہے سڑک وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! KPRRP کی سڑکوں کو پہلے سے موجود سڑکوں سے منفرد تعمیر کیا جاتا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

1) پہلے والی تمام سڑکیں TST تھیں جبکہ اب کارپٹ کی جارہی ہیں۔
2) پہلے سے موجود تمام دیہاتی سڑکوں کو 10 فٹ سے کشادہ کر کے 12 فٹ چوڑا کیا جارہا ہے۔
3) ان سڑکوں میں Road Furniture کا بھی اضافہ کیا جارہا ہے جس میں Road Signals, Cat Eyes, Earthen Shoulders, Lane Marking اور Studs شامل ہیں۔

(ج) جی نہیں، ان منصوبہ جات میں کسی قسم کی تخفیف نہیں کی جا رہی بلکہ اس میں عام سڑکوں کے مقابلے میں بہتر کوالٹی فراہم کی جا رہی ہے۔

(د) اب تک چار مرحلے مکمل ہو چکے ہیں ان منصوبہ جات پر کل 67۔ارب روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) ان منصوبہ جات میں جو شکایات موصول ہوتی ہیں وہ فوری طور پر حل کر دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ جی نہیں، ان منصوبہ جات میں کسی قسم کی تخفیف نہیں کی جا رہی بلکہ اس میں عام سڑکوں کے مقابلے میں بہتر کوالٹی فراہم کی جا رہی ہے۔ KPRRP کی سڑکیں بلاشبہ خادم اعلیٰ پنجاب کا بہت اچھا منصوبہ ہے۔ جب یہ منصوبہ شروع کیا گیا تھا تو اس وقت کہا گیا تھا کہ چار، چار فٹ کے shoulder ساتھ لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: shoulder ساتھ لگائے جائیں گے یا بنائے جائیں گے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! بنائے جائیں گے لیکن ground reality یہ ہے کہ چار، چار فٹ کے shoulder نہیں بن رہے ہیں اس کے بارے میں وزیر موصوف بتا دیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کہا گیا تھا کہ جن سڑکات کے ساتھ آبادی ہو گی وہاں پانی کی نکاسی کے لئے نالیاں بنائی جائیں گی۔ یہ بھی بنائی نہیں جا رہی ہیں جس سے سڑکیں خراب ہونے کا اندیشہ ہے، اس کے بارے میں وضاحت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے KPRRP جو پنجاب گورنمنٹ کا ایک flagship پروگرام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ rural side پر جہاں ہمیشہ یہ ڈیمانڈ رہی ہے کہ صرف شہروں کو focus کیا جاتا ہے دیہاتوں کو نہیں کیا جاتا، پہلی بار asphalt roads بنائی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی خصوصی توجہ سے ابھی تک اس کے پانچ فیز launch ہو چکے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت 8044 کلومیٹر سڑکوں کو کارپٹ کیا جا چکا ہے اور گورنمنٹ کے 85 ملین لگ چکے ہیں۔ ابھی

بھی گورنمنٹ کا یہ object ہے کہ انشاء اللہ اس tenure کے end تک اس ٹارگٹ کو 100 ملین تک پہنچانا ہے۔ معزز ممبر نے جو shoulders کے بارے میں سوال کیا ہے تو shoulders تو بن رہے ہیں لیکن اس کی مختلف categories ہوتی ہیں۔ ابھی جو shoulders بن رہے ہیں وہ earthen shoulders کہلاتے ہیں۔ Concrete shoulders بھی بن سکتے ہیں اور brick soling بھی بن سکتی ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ نے اس پر بہت effort کی ہے لیکن ہر بات کا نتیجہ آخر میں cost پر آ کر نکلتا ہے۔ جب cost evaluation کی گئی تو اس میں earthen shoulders ہی بہتر پائے گئے۔ Brick soling بھی ایک اچھا option ہو سکتا تھا لیکن available unfortunately quality of bricks نہیں تھی اور quantity بھی اتنی available نہیں تھی اس لئے اس پروگرام کی حد تک ہم ابھی بھی سوچ بچار جاری رکھے ہوئے ہیں کہ اس کو مزید کس طرح بہتر کیا جا سکتا ہے لیکن ابھی earthen shoulders بنائے جا رہے ہیں اور اس پر کسی قسم کی شکایات موصول نہیں ہو رہی ہیں کیونکہ ہر پراجیکٹ پر contractor کی ایک سال defect liability بھی ہوتی ہے۔ Earthen shoulders بھی ایک part ہوتے ہیں اور فی الحال ڈیپارٹمنٹ earthen shoulders پر focus کر رہا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! بلاشبہ وزیر اعلیٰ کا یہ منصوبہ بہت ہی قابل تعریف ہے۔ میں نے منسٹر صاحب سے منصوبے کے بارے میں بات نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ پہلے concrete shoulder کا کہا گیا تھا لیکن اب کچے shoulder بنائے جا رہے ہیں اور اسی وجہ سے میں نے یہ کہا ہے کہ ان سے سڑکوں کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جہاں آبادیاں ہیں وہاں پانی کی نکاسی کے لئے نالیوں کا کہا گیا ہے--

جناب سپیکر: وہ بہت ضروری ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں نے اس کا پوچھا ہے، یہ نہیں کہا کہ یہ منصوبہ اچھا نہیں ہے یہ منصوبہ تو انتہائی قابل ستائش ہے۔ اب تو لوگ ہم سے یہی سڑکیں ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ یہی KPRRP کی سڑکیں بنائی جائیں۔ ہمیں اس کی افادیت سے انکار نہیں ہے لیکن میری گزارش ہے کہ اس کی تصحیح کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے پہلی بات بڑی وضاحت سے کر دی ہے کہ earthen shoulders بنائے جا رہے ہیں concrete shoulders کی option پر غور کیا گیا تھا لیکن اس کو quality bricks soling, cost اور bricks کی non availability کی وجہ سے ابھی تک take up نہیں کیا گیا۔ باقی جو انہوں نے built up area کی بات کی ہے، drains کی بات کی ہے اس کے متعلق تو میں کہوں گا کہ اس پراجیکٹ کی success کی reason ہی یہی تھی کہ built up areas میں concrete rigid pavement کی گئی ہے اور drain ساتھ بنائی گئی ہیں۔ ان کے پاس اگر specific کوئی ایسا built up area ہے جو اس پروگرام KPRRP میں ignore کیا گیا ہے تو مجھے point out کریں۔ اگر کسی ذمہ دار آفیسر نے دوران سروے اس built up area کو take up نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ سڑک متاثر ہوئی ہے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میرے حلقہ انتخاب میں ایک سڑک 48 پل ہے وہاں WB-34 کی آبادی اڈہ پہلی ہے۔ بارش کے پانی کی وجہ سے اس سڑک پر بہت خرابی آرہی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے 308 ج ب کی ایک سڑک بن رہی ہے وہاں پر بھی یہی مسئلہ ہے کہ نالیاں نہیں بنائی گئیں جس سے پانی کا مسئلہ آرہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! بڑی وضاحت سے کہہ دیا ہے یہ مجھے written دے دیں اگر KPRRP روڈ میں built up area کو ignore کیا گیا ہے جو کہ اس پراجیکٹ کا لازمی حصہ تھا تو انشاءاللہ ذمہ داران کے خلاف ایکشن لیا جائے گا اور ان کو یہ کام بھی کرا کر دیا جائے گا۔

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں۔

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! میرے حلقے سے سی پیک گزر رہی ہے اور دو کارپٹ روڈ کی sides بالکل تباہ ہو گئی ہیں کیونکہ 22 wheelers ٹرالر بڑے بڑے پتھر لے کر گزر رہے ہیں۔ انہوں نے

sides کچی بنائی ہوئی ہیں اس لئے وہ ٹوٹ رہی ہیں جس کی وجہ سے مٹی سڑکوں کے اوپر آ گئی ہے اور earth erosion ہو گئی ہے۔ کچا کامیاب نہیں ہے۔ جہاں تک bricks quality کا مسئلہ ہے تو throughout Punjab میں ہماری بلڈنگیں بن رہی ہیں تو ان تمام میں میرے خیال میں اچھی bricks استعمال ہو رہی ہوں گی۔ اگر ڈی سی صاحبان تھوڑا vigilant ہو کر یہ bricks مہیا کر کے اس کی capacity built up کر دیں۔ یہ سولنگ بہت ضروری ہے ورنہ سڑکوں کی life آدھی ہو جائے گی۔ یہ جتنی بھی سڑکیں ہیں، جو پہلی سڑکیں بنی تھی تو ان میں بارشوں کی وجہ سے وہاں کھڈے پڑ گئے ہیں، وہاں مٹی lose ہو گئی ہے اور وہاں پر پاؤڈر soil ہو گیا ہے۔ اب مٹی بہت زیادہ اڑ رہی ہے تو اس کی rectification کی جائے۔

جناب سپیکر: اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! میں کارپٹس روڈز پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اسی سوال پر؟

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! کارپٹس روڈز پر---

جناب سپیکر: جی، آپ نے پہلے کر تو لیا ہے۔

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! اس کی ذمہ داری وہ بتائیں گے ناں، سی پیک میں جو site ختم کر دی ہیں---

جناب سپیکر: جی، سی پیک کی اور بات ہے، یہ اور بات ہے۔

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! روڈز جو وہاں سے گزر رہی ہیں، وہاں سے بڑے بڑے ٹرالے گزر رہے ہیں تو site ختم ہو گئی ہیں۔ ڈی سی صاحب بھی اس کو rectify نہیں کر رہے---

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! سی پیک بھی آپ کے پاس ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سی پیک اس سے related نہیں ہے لیکن ان کی بات ٹھیک ہے، جس طرح پہلے بھی معزز ممبر نے بات کی ہے اور میں نے وضاحت کی ہے کہ ہر چیز کو کرنے کے دو تین options ہوتے ہیں earthen shoulder میں problem آ رہے ہیں لیکن اگر

اس کی regular maintenance کی جائے تو یہ بھی ایک اچھا solution ہے اس پر ہماری deliberations جاری ہیں۔ آج آپ لوگوں نے جو مزید چیزیں point out کی ہیں ان کی روشنی میں ہم اس کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ کی مہربانی۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب! آپ بات کریں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں کتنے کلو میٹر سڑکیں بنی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ اس سوال کے متعلقہ کوئی ضمنی سوال کریں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! یہ متعلقہ سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس سوال کے بارے میں ضمنی سوال کریں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں، ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا اس سوال کے حوالے سے ضمنی سوال ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ منسٹر صاحب کم از کم یہ بتا دیں کہ یہ جو وزیر اعلیٰ یا خادم اعلیٰ رورل پروگرام چل رہا ہے اس کے تحت ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں کتنی کلو میٹر سڑکیں بنی ہیں؟ یا یہ بہاولپور ڈویژن کا حصہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: آپ سوال دیں تو پھر میں ان سے پوچھوں گا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ضمنی سوال اس کے بارے میں کریں جو سوال اب چل رہا ہے۔ آپ اس کے بارے میں پوچھیں گے تو وہ بتائیں گے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال اس کے بارے میں نہیں ہے۔ آپ ذرا خود مہربانی کر کے محنت کریں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ڈویژن کے بارے میں کیا پوچھا ہے؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ڈویژن کے حوالے سے پوچھا ہے کہ کتنے کلو میٹر سڑکیں وزیر اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت بنی ہیں؟

جناب سپیکر: یہ سوال بنتا نہیں ہے بہر حال آپ جواب دے دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ویسے یہ ضمنی سوال اس سوال سے related نہیں ہے لیکن میرے پاس انفارمیشن ہے۔ ابھی تک بہاولپور ڈویژن میں 116 روڈز جن کی length nine hundred and eleven kilometer ہے اور جن کی cost 9 billion ہے وہ ابھی تک ہم پانچ فیز میں مکمل کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں اس platform سے وضاحت کرتا جاؤں کہ اس کا selection کرنے کا معیار بڑا simple ہے۔ اس میں uniformity ہے اور کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہے۔ اس میں جو base بنایا گیا ہے وہ number of union councils in a district ہے number of union councils in a district/total number of union councils in Punjab کی base پر ان فنڈز کو allocate کیا گیا ہے۔ یہ 9 بلین روپے کی بہت بڑی figure ہے جو اس پروگرام کے تحت بہاولپور ڈویژن میں پانچ فیزز میں کارپٹس روڈز بنائی گئی ہیں جو کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ مہربانی۔ جی، ثاقب خورشید! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ بتائیں گے کہ وہاڑی میں کون سا فیز چل رہا ہے اور کیا آئندہ فیز آنے کا امکان ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ اپنے سوال کی طرف نہیں آنا چاہتے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! آئیں گے یہ اسی کا ہی حصہ ہے۔

جناب سپیکر: اب اس میں بہت سارے ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ آپ اپنا اگلا سوال لے لیں۔ آپ مہربانی کریں، ایک ضمنی سوال اُدھر سے ایک ادھر سے ہو گیا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ جواب دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب آپ مہربانی کریں، دوسروں کی باری بھی آنے دیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! بڑا اہم سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کے پاس ریکارڈ ہے وہ نکال کر آپ کو بعد میں بتا دیں گے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! کیا وہاڑی میں آئندہ فیز آئے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! الحمدللہ ابھی فیز کے تحت 85 بلین روپے اس خادم اعلیٰ رورل روڈز پراجیکٹ میں invest ہو چکے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ time given کے اندر اگر ہمیں کوئی fiscal space مل گئی تو ہمارا ultimate objective ہے کہ KPRRP کو اس tenure میں 100 بلین روپے تک close کرنے کی کوشش کریں گے But depends upon the fiscal space available.

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال آپ کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ وہاڑی ایک پسماندہ ضلع ہے اس میں مزید ایک فیز دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنے سوال کی طرف آئیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 9063 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت بننے والی سڑکات
کی لاگت اور درختوں سے متعلقہ تفصیلات

*9063: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت بننے والی تمام سڑکوں کی لاگت میں بننے والے تخمینہ جات میں سڑکوں کے کناروں پر درخت لگانے کے لئے رقم رکھی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سکیم کے تحت بننے والی ہر سڑک پر درخت لگانے کے لئے کتنی رقم کس شرح سے مختص کی جاتی ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بننے والی سڑکوں کے ساتھ درخت لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی سڑک وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا منصوبے کے مطابق ان سڑکوں کے کناروں پر درخت لگا دیئے گئے ہیں اگر نہیں لگائے گئے تو اس کا ذمہ دار کون ہے اور اس کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت بننے والی تمام سڑکوں کی لاگت میں بننے والے تخمینہ جات میں سڑکوں کے کناروں پر درخت لگانے کے لئے رقوم رکھی جاتی ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس سکیم کے تحت بننے والی تمام سڑکوں پر درخت لگانے کے لئے تخمینہ لاگت پر ایک فیصد رقم درختوں کے لئے مختص کی جاتی ہے اور یہ رقم محکمہ جنگلات کو منتقل کی جاتی ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ درختوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ ہائی وے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے تخمینہ لاگت کے مطابق ایک فیصد رقم محکمہ جنگلات کو ادا کر دی ہے اور درخت لگانے کی ذمہ داری بھی محکمہ جنگلات کی ہے لہٰذا اس سوال کا جواب بھی درست طور پر وہی دے سکتے ہیں

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال کی جز(ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کل کتنی رقم کے درخت لگائے گئے ہیں؟ جو انہوں نے تفصیل دی ہے اس میں cost of plantation لکھی گئی ہے تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو سڑکیں ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہیں اس میں کتنی رقم کے درخت لگائے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ایوان کی میز پر تفصیل رکھ دی ہے آپ اس کو ذرا چیک کر لیں۔ آپ مہربانی کرکے ٹائم بچائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں وضاحت کر دیتا ہوں، ویسے ہر چیز ہم نے دی ہوئی ہے لیکن پھر بھی ان کی آسانی کے لئے بتا دیتا ہوں کہ فیز ون میں for tree plantation 35,24000 روپے فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اور فیز 2 میں 43 لاکھ 79 ہزار اور 759 روپے ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں میں نے detail منگوائی ہیں کیونکہ یہ ذمہ داری فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ کی ہے اور number of trees کی صحیح تفصیل فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ بتا سکتا ہے۔ اصل problems ہے کہ ہم نے ایک فیصد ٹوٹل پراجیکٹ ہر سڑک کی cost کا plantation کے لئے مختص کرکے فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ کو ٹرانسفر کر دیا ہے۔ ابھی تک جو ان کی ایک سڑک ہے۔

Repairing and improvement of road from Chak No. 288 GB Moor Pir Mahel Rajana Road to Chak No. 308GB

اس میں درخت وہاں plant کئے گئے ہیں لیکن جو باقی جگہیں ہیں وہاں پر فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ سے لی گئی انفارمیشن کے مطابق right of way کی وجہ سے وہاں پر plantation نہیں ہو سکی چونکہ جو میں نے انفارمیشن لی ہے تو 16½ فٹ سے زیادہ right of way موجود نہیں ہے۔ ابھی بھی اس row کی جو اس روڈز کے لئے requirement تھی وہ 24 فٹ ہے تو 24 فٹ تک تو لوگوں نے volunteer کیا ہے لیکن plantation کے لئے جہاں جہاں right of way available ہے تو وہاں فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ درخت لگا رہا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑی محدود انفارمیشن دی ہے۔ صوبے کے 36 اضلاع ہیں اور 36 اضلاع میں سے کن کن سڑکات پر درخت لگے ہیں؟ ہم محکمہ جنگلات کو پیسے دے رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال پوچھا ہے وہ بتا رہے ہیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بارے میں آپ نے سوال کیا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید جناب سپیکر! مواصلات و تعمیرات رقم دے رہا ہے، اتنی خطیر رقم دے رہا ہے، محکمہ جنگلات نے درخت کیوں نہیں لگائے؟

جناب سپیکر: جی، ہم ان سے پوچھتے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! ان کو چیک کرنا چاہئے، جب یہ پیسے دے رہے ہیں تو اس کا حساب نہیں لینا؟

جناب سپیکر: وہ انہوں نے بتا دیا ہے کہ ایک فیصد ہم دیتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ زیادتی کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ وضاحت سے میں ان کو جواب نہیں دے سکتا۔ سڑک وار ہم نے detail دے دی ہے۔ اگر آپ کا واقعی اس انفارمیشن کو حاصل کرنا objective ہے تو آپ محکمہ جنگلات سے سوال کریں اور ان سے رپورٹ لیں۔ ڈیپارٹمنٹ نے Forest Department practically one percent کے اکاؤنٹ میں shift کر دیا ہے۔ میں نے آپ کو road بھی بتا دی ہے کہ 7 لاکھ 7 ہزار 38 روپے cost of pre- plantation for Road I mentioned وہاں پر pre-plant کر دی گئی ہے، باقی تمام سڑکوں میں آپ کا زیادہ right of way کا problem ہے۔ آپ کی کہیں بھی سڑک جو ہے وہ ساڑھے سولہ فٹ سے زیادہ نہیں ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جب مواصلات و تعمیرات نے payment کی ہے اور جو payment کر رہے ہیں وہ ان سے حساب کتاب نہیں لے سکتے؟ جنگلات ڈیپارٹمنٹ نے تو صرف درخت لگانے ہیں، ان کو چیک کس نے کرنا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے میرے خیال میں آپ کو وضاحت کر دی ہے کہ ابھی تک ایک سڑک پر trees plant ہوئے ہیں، بقایا پر trees plant نہیں ہوئے،

یہ رقم جنگلات کے ڈیپارٹمنٹ کو deposit ہو چکی ہے، issue is right of way آپ وہاں جا کر اپنے لوکل right roads کو دیکھیں، right of way کا بندوبست کریں اور وہاں پر جنگلات والوں سے بات کریں، وہاں trees لگ جائیں گے۔ تمام سڑکوں پر زیادہ right of way problem کا آرہا ہے۔ اس سے زیادہ detailed information کیا provide کی جائے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ اتنا خوبصورت package ہے، یہ اتنا خوبصورت idea ہے کہ پورے پنجاب کو ہم نے سرسبز کرنا ہے اور اس کے لئے ٹینڈر لگنے سے پہلے ہی کٹوتی ہو جاتی ہے۔ یہ جب محکمہ جنگلات کو دیتے ہیں تو اس کی supervision بھی کرنی چاہئے۔ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کو ان سے پوچھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو بتا رہے ہیں کہ درختوں کی supervision انہوں نے کرنی ہے، انہوں نے نہیں کرنی۔ انہوں نے تو پیسے ان کو دے دیئے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا سمجھ نہیں آیا، یہ بتا دیں؟ اسی سوال کے بارے میں ہے اور کیا اسی سوال کے حوالے سے ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، اسی سوال کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: شاہ جی! کریں۔ چلیں آپ کو اجازت دے دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو وزیر اعلیٰ کا رورل روڈ پروگرام ہے یہ خوش آئند ہے اور دیہات کے اندر ہمارے دیہاتی بھائی اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کو بھی اچھا right of way ملے تو یہ اچھا پروگرام ہے، میں اس کی تحسین کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اب گزارش یہ ہے کہ یہ جتنے بھی پراجیکٹس بنتے ہیں ان کے لئے ایک رقم مختص ہوتی ہے، میں اور آپ پورا ایوان جانتا ہے کہ محکمے میں نیچے سے لے کر اوپر تک، کلرک سے لے کر ایس ای، چیف تک یہ باقاعدہ کمیشن کا ایک set system بنا ہوا ہے اور ایک بڑی رقم کو وہ بالکل سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا شیر مادر ہے، تنخواہ کے علاوہ وہ اس کو لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس میں سوال کیا بنا؟ وہ تو ایک علیحدہ بات ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سوال یہ کر رہا ہوں کہ ہمارے منسٹر صاحب بھی بہت اہل ہیں، ہمارے سیکرٹری صاحب بہاولپور میں کمشنر رہے ہیں، بہت upright نیک اور proficient آفیسر ہیں، کیا یہ اس قابل نہیں ہیں کہ یہ جو کمیشن کا ایک set system ہے اس کو ختم کروانے میں کیا کردار ادا کریں گے؟

جناب سپیکر: آپ کوئی ثبوت لے کر آئیں، پھر ان سے بات کریں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، آپ ان سے پوچھ لیں ناں۔ یہ اب ایک اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے؟ شاہ جی، ایسے نہیں بات ہوتی، ایسے نہ بولیں، سارے محکمے کو بدنام نہ کریں، یہ بات اچھی نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: منسٹر صاحب یہ کمیشن سسٹم ختم کرواسکتے ہیں کہ نہیں کرواسکتے، یہ میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: میں ان سے نہیں کہہ سکتا۔ بڑی مہربانی۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس حد تک آپ کو surety دے سکتا ہوں کہ یہ جو پروگرام ہے یہ وزیر اعلیٰ کا priority programme ہے اور اس میں کوالٹی پر ہم ایک فیصد بھی compromise کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ کرپشن وہی ہو گی کہ جہاں پر کوالٹی compromise ہو گی، اگر آپ کے پاس کوئی ایسا ریفرنس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بس اس بات کو چھوڑ دیں۔ بڑی مہربانی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ کرپشن کی جو بات کرتے ہیں، یہ بات ٹھیک ہے، اس کے لئے ڈاکٹر صاحب معاشرے کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے، جب معاشرہ ٹھیک ہو جائے گا تو نیچے سے اوپر تک ہر چیز ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اگر آپ کے پاس کوئی proof ہے تو لائیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ مہربانی۔ آگے سوال نمبر 9095 اور سوال نمبر 9108 میاں طارق محمود کے ہیں ان کی request آئی ہے کہ میرے سوالات کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 9174 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

معزز ممبر: ان کے سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے پاس ان کی طرف سے ایسی کوئی بات نہیں آئی۔ No such information. اگلا سوال نمبر 9181 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ وہ تو ویسے ہی suspend ہیں کہ ہو گئے ہیں بحال۔۔۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب سوال نمبر بولیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9186 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جھنگ: چنیوٹ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9186: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ جھنگ روڈ کے 86 کلومیٹر کی تعمیر 1999 میں مکمل ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر کو تقریباً 18 سال مکمل ہو چکے ہیں اور اس دوران اس کی کوئی سپیشل مرمت نہ ہوئی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس روڈ کی سپیشل مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) مذکورہ بالا سڑک کی کل لمبائی صرف 30 کلومیٹر ضلع جھنگ کی حدود میں ہے اس سڑک کی موجودہ حالت بہتر ہے اور ہر قسم کی ٹریفک بغیر کسی دشواری کے رواں دواں ہے تاہم جہاں ضروری ہو تو اس کا ایسٹیمیٹ بنا کر محکمہ کو موصول شدہ M&R گرانٹ / فنڈز سے مرمت کر دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں جو کچھ کہا گیا ہے میں اس کے آخری آدھے حصے سے مطمئن نہیں ہوں۔ تھوڑی دیر پہلے ہمارے مہربان وزیر موصوف نے بہت اچھے جوابات بھی دیئے ہیں اور ہمارے معزز ممبر ثاقب خورشید کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ اگر کسی افسر کے بارے میں کوئی رپورٹ غلط مل جائے تو ہم اس پر کارروائی کرنا چاہیں گے۔

جناب سپیکر! میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت موجودہ حالت بہتر ہے اور ہر قسم کی ٹریفک بغیر کسی دشواری کے رواں دواں ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ میں نشاندہی کرتا ہوں کہ چنیوٹ جھنگ روڈ پر جہاں ہمارا نہر کے بعد ٹول پلازہ بنا ہوا ہے وہاں بھاری بھرکم ٹریفک گزرنے کی وجہ سے ایک قسم کے نالے بن چکے ہیں، اس کے بعد رشیدہ موضع ہے، پھر جسرت ہے، وہاں بڑے گہرے گہرے کھالے بن چکے ہیں اور چھوٹے رکشے، ویگنیں کئی مرتبہ الٹ گئی ہیں، اگر وزیر صاحب ایک کمیٹی بنا دیں، میں ان کو اگر وہ اب چاہیں، اب تو بہت تیزی کا دور ہے، آدھے گھنٹے میں موجودہ فوٹو منگوا کر دے سکتا ہوں، جس محکمے کے لوگوں نے یہ سب اچھا ہے کی رپورٹ ان کو دی ہے کیا وزیر موصوف ان کے لئے کوئی سزا تجویز کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس سوال میں میرے خیال میں سب اچھا کی رپورٹ تو نہیں دی گئی ہے بلکہ بڑی وضاحت کے ساتھ بتا دیا گیا ہے کہ تقریباً 18 سال سے پہلے یہ سڑک بنی تھی اور اس سڑک کی ابھی تک کامیابی کی جو reason ہے، میں نے بھی اس کا سوال کیا اور انفارمیشن لی ہے کہ یہ اتنے عرصے تک کیوں نہیں دوبارہ بنی تو یہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے ایک

بہت عرصہ پہلے کوئی تقریباً 1998 میں اس کو بنایا تھا اور اس وقت اس کی جو asphalt کی thickness تھی وہ پانچ انچ رکھی گئی تھی جو کہ بہت بڑی thickness تھی جس وجہ سے شاید یہ سڑک ابھی تک survive بھی کرتی رہی ہے اور محکمہ اس پر شاید اس وجہ سے توجہ نہیں دیتا رہا، اس کو annual repair اور special repair سے maintain کرتا رہا ہے لیکن معزز ممبر نے جس طرح point out کیا ہے کہ اگر کوئی ایریاء واقعی خراب ہے تو ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں اور اس میں لکھا بھی ہے کہ M&R گرانٹ سے اس کی مرمت کر دی جاتی ہے لیکن اگر کوئی ایریاء واقعی بہت زیادہ خراب ہے تو میں معزز ممبر کو یہ تسلی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ اس کو ہم priority پر take up کر کے دور کرنے کی کوشش کریں گے، باقی محکمے کی حد تک تو یہ ہے کہ اس نے جواب دے دیا ہے کہ درست ہے، درست ہے، اس سڑک کو پچھلے 18 سال سے دوبارہ نہیں بنایا گیا تو اس حد تک انفارمیشن جو ہے وہ غلط نہیں ہے، انفارمیشن جو ہے وہ ٹھیک ہے۔ شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس حد تک کہ محکمہ maintenance جو ہے وہ کام کر رہا ہے، الحمدللہ اس وقت بھی ہمارے چنیوٹ کے ارد گرد جو رنگ روڈ ہے اس کا کام ہو رہا ہے، میں تو اس سے پریشان ہوا ہوں کہ ان کو یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت اس کی حالت بالکل صحیح ہے، بہتر ہے، میں بتا رہا ہوں کہ وہاں نالے بن چکے ہیں، کھالے بن چکے ہیں، غلط رپورٹ دینے والوں کو کیا پتا ہو۔

جناب سپیکر: اس میں اگر کچھ ایسے معاملات ہیں تو ان کو ٹھیک کروایا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے وضاحت کر دی ہے کہ انشاء اللہ متعلقہ ایکسیئن جو ہے وہ چنیوٹی صاحب کے ساتھ مل کر اس کو سروے کر کے اگر کوئی ایریا واقعی اتنا خراب ہے تو اس کو M&R سے جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں انشاءاللہ وزیر موصوف کے کہنے کے مطابق ایکسیئن کی آمد کا انتظار کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9225 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے، میرے خیال میں وہ تو suspend ہیں تو اگلا سوال نمبر 9289 جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال

نمبر 9290 بھی جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! on her behalf

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ سوال نمبر بولئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9296 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سال 16-2015 میں بنائے گئے انڈر پاسز اور اوور ہیڈ برج سے متعلقہ تفصیلات

*9296: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں لاہور شہر میں کتنے انڈر پاسز اور اوور ہیڈ برج بنائے گئے؟

(ب) مذکورہ اوور ہیڈ برج اور انڈر پاسز پر کتنے اخراجات ہوئے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سال 16-2015 میں لاہور شہر میں محکمہ ہذا نے کوئی بھی انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج نہیں بنایا۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ سال 16-2015 میں لاہور شہر میں محکمہ ہذا نے کوئی بھی انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج نہیں بنایا اس لئے اس مد میں کوئی خرچ بھی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں سوال یہ پوچھا تھا کہ 16-2015 میں لاہور شہر میں کتنے اوور ہیڈ برج اور انڈر پاسز بنائے گئے تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ کوئی بھی اوور ہیڈ برج اور انڈر پاس نہیں بنایا گیا تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ رائل پمپ سے لے کر کینال روڈ کے اوپر جو ایک بہت بڑا انڈر پاس بن رہا ہے اور بہت بڑا construction کا پراجیکٹ چل رہا ہے وہ پھر کس مد میں آیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ اگر کوئی محکمہ پراجیکٹ بنا رہا ہے تو وہ کس مد میں آ سکتا ہے لیکن میں اس بات کی surety دے سکتا ہوں کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے 16-2015 میں لاہور میں کوئی انڈر پاس نہیں بنایا اور اگر یہ انفارمیشن غلط ہوئی تو تمام ڈیپارٹمنٹ کے خلاف action لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ ایسی بات کیوں کر رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ان کو شک ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: انہیں، شک نہیں بلکہ انہیں بھی ساری بات کا پتا ہے۔ ان کے پاس ساری انفارمیشن ہوتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں شک والی بات نہیں کر رہی۔ چونکہ وہ میرا روز کا راستہ ہے اور پچھلے پانچ چھ ماہ سے وہ پراجیکٹ چل رہا ہے۔ میرا simple سا سوال ہے کہ وہ بھی تو لاہور کی سڑک پر ایک انڈر پاس ہے تو اسے اس میں شامل کیوں نہیں کیا گیا، کیا وجہ ہے؟ میں تو صرف اس کی simple سی reason پوچھ رہی ہوں کہ لاہور میں وہ انڈر پاس بن رہا ہے اور پچھلے مالی سال میں اس کی construction شروع ہوئی تھی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس میں 16-2015 clearly کی بات لکھی ہے۔

جناب سپیکر: وہ ایل ڈی اے بنا رہا ہو گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ایل ڈی اے بنا رہا ہو گا یا کوئی اور ڈیپارٹمنٹ بنا رہا ہو گا لیکن محکمہ مواصلات و تعمیرات نے اس پیریڈ کے دوران لاہور میں کوئی انڈر پاس نہیں بنایا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں جس حد تک اس سوال کو سمجھ پایا ہوں وہ یہ ہے کہ معزز ممبر نے generally پوچھا ہے کہ 2015-16 میں لاہور شہر میں کتنے انڈر پاسز بنائے گئے۔ انہوں نے specifically اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے نہیں پوچھا۔ جنہوں نے یہ سوال اس ڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا ہے یہ تو ان کو جواب دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جب اس ڈیپارٹمنٹ کی باری آئے گی تو پھر بات کرنا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس ڈیپارٹمنٹ کا تو حوالہ نہیں دیا ہوا۔

جناب سپیکر: جب اس ڈیپارٹمنٹ کی باری آئے گی تو پھر آپ پوچھ لینا لیکن ابھی نہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس انڈر پاس کی construction تو ہو رہی ہے۔ اگر محکمہ مواصلات و تعمیرات اسے نہیں بنا رہا تو کیا کوئی اور ایسا ادارہ بھی مجاز ہے جو یہ construction کراتا ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ایل ڈی اے بنا رہا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! لاہور میں ایل ڈی اے۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال میں کہیں پر مواصلات و تعمیرات کا نہیں لکھا ہوا لیکن جب لاہور شہر میں کوئی انڈر پاس بن رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا تعلق ہی نہیں ہے، یہ تو وزیر مواصلات و تعمیرات ہیں۔ آپ ایسے نہ کیا کریں۔ یہ ان کا concerned department نہیں ہے۔ یہ انڈر پاس محکمہ مواصلات و تعمیرات نے نہیں بنایا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں آپ کی اپنی رولنگ ہے کہ اگر کسی محکمے کو سوال جائے اور وہ اس سے متعلقہ نہ ہو تو وہ متعلقہ محکمے کو وہ سوال بھیجنے کا پابند ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو محکمہ ہاؤسنگ و اربن ڈویلپمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9368 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: پنڈ داد نخان سے للہ انٹر چینج تک کی تعمیر و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9368: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم پنڈ داد نخان سے للہ انٹر چینج تک روڈ کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 14-2013 تاحال کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت اس وقت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر میں کیا امر مانع ہے نیز یہ کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع جہلم پنڈ داد نخان سے للہ انٹر چینج تک سڑک 72-1971 میں بنائی گئی اس سڑک کی لمبائی 22 کلومیٹر اور چوڑائی 10/12ft تھی اور 2000 میں اس کو کشادہ کیا اور اس کی چوڑائی 20ft کر دی گئی۔

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سالانہ خرچہ حسب ذیل ہے:

سال	تعمیری اخراجات	مرمتی اخراجات
2013-14	0.00	13.596
2014-15	0.00	6.998
2015-16	0.00	4.838
2016-17	0.00	0.816
2017-18	0.00	0.00
ٹوٹل اخراجات	0.00	26.248Million

(ج) اس سڑک کو مزید چوڑا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سڑک پر ٹریفک کا بہاؤ زیادہ ہے اور اس سڑک کو بنے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ اس وقت سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور بہر حال گاڑیاں چل رہی ہیں۔

(د) اس سڑک کی کشادگی و بہتری کی ضرورت ہے اور اس امر کے لئے سال2017-18 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز(الف) پر میرا ضمنی سوال ہے۔ جز(الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ للہ انٹر چینج تک سڑک1971-72 میں بنائی گئی اس وقت پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ اس سڑک کی لمبائی22 کلو میٹر اور چوڑائی 10/12ft تھی اور 2000 میں اس کو کشادہ کیا اور اس کی چوڑائی20ft کر دی گئی اس وقت مشرف کی حکومت تھی۔ اس سے آگے اس کے سالانہ خرچ کی تفصیل دی گئی ہے پھر جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ اس سڑک کو مزید چوڑا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سڑک پر ٹریفک کا بہاؤ زیادہ ہے اور اس سڑک کو بنے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ اس وقت سڑک کی حالت تسلی بخش ہے بہر حال گاڑیاں چل رہی ہیں۔ یہاں ایک طرف خود مانا ہوا ہے کہ اس کو چوڑا کرنے اور اسے ٹھیک کرنے کی بھی ضرورت ہے لیکن بہر حال گاڑیاں چل رہی ہیں۔ گاڑیاں تو چلنی ہیں کیونکہ یہ واحد سڑک ہے جو للہ انٹر چینج سے جہلم تک آتی ہے اور راستے میں بے شمار بڑی بڑی فیکٹریاں ہیں اور یہ بہت بڑا راستہ ہے۔ میرا ان سے صرف یہ سوال ہے کہ اس سڑک کو اس دفعہ اس قابل کیوں نہیں سمجھا گیا کہ2017-18 کے بجٹ میں اس کے لئے کوئی پیسے رکھے جاتے تاکہ اسے ٹھیک کرنے کا سوچا جاتا کیونکہ اس سڑک کی حالت بڑی خراب ہے۔ مجبوری کی وجہ سے گاڑیاں تو چلنی ہیں کیونکہ یہ واحد سڑک ہے لیکن آپ کے توسط سے میرا سوال ہے کہ اس سڑک کو اس قابل کیوں نہیں سمجھا گیا کہ اس کے لئے پیسے رکھے جاتے تاکہ اس سڑک کو ٹھیک کیا جاتا؟

جناب سپیکر: پنجابی میں کہتے ہیں کہ ملاح کی حقّی سُکی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں محترمہ کی بات سے بالکل agree کرتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محترمہ کو پنجابی کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: محترمہ پنجابی بولتی ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس بات سے agree کرتا ہوں کہ محترمہ جو فرما رہی ہیں واقعی اس روڈ پر کافی ٹریفک ہے اور اس کا vehicles count کروا کر اس کا تخمینہ بنا کر پی اینڈ ڈی کو بھیجا گیا ہے۔ اس کا vehicles count تقریباً vehicles per day eleven thousand ہے جبکہ day requirement eight thousand vehicles per ہوتی ہے۔ محکمے کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور اس سڑک کا 680 بلین روپے کا تخمینہ لگا کر پی اینڈ ڈی کو بھجوایا گیا تھا جب بھی حکومت پنجاب سے ڈیپارٹمنٹ کو اس سڑک کے فنڈز release ہو جائیں گے تو ڈیپارٹمنٹ بالکل اسے priority پر لینے کے لئے تیار ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کے لئے تحرک کریں۔ آپ کا بھی متعلقہ ضلع ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں تو agree کر رہا ہوں اور میں نے اس روڈ کو دیکھا ہوا ہے واقعی اسے ضرورت ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے پہلے بھی اس کا تخمینہ پی اینڈ ڈی کو بھجوایا ہے اور اب ہم دوبارہ next ADP کے لئے بھی اسے propose کریں گے اور اس سڑک کو بننا چاہئے۔

جناب سپیکر: اس سلسلے میں گوندل صاحب بھی تحرک کریں۔ جی، محترمہ! دوسرا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9369 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: پنڈ دادنخان سے جہلم تک روڈ کی تعمیر و مرمت، اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9369: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم پنڈ داد نخان سے جہلم تک روڈ کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال14-2013 تا حال کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت اس وقت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر میں کیا امر مانع ہے اور یہ کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع جہلم پنڈ داد نخان سے جہلم تک سڑک72-1971 میں بنائی گئی اس سڑک کی لمبائی85 کلو میٹر ہے اور72-1971 میں سڑک 10/12ft چوڑی بنائی گئی تھی اور 2000 میں اس کو کشادہ کر کے اس کی چوڑائی20ft کر دی گئی۔

(ب) 14-2013 میں اس سڑک کے کلو میٹر38 تا85 نیز پنڈ داد نخان تا کھیوڑہ کی کشادگی و بہتری کا کام شروع ہوا اور اب کلو میٹر38 تا 85 مصری موڑ تا کھیوڑہ (52.78) کلو میٹر لمبائی میں یہ سڑک مع شولڈرز32ft چوڑی بنائی گئی ہے۔ جو کہ مکمل ہو گئی ہے۔ کلو میٹر06 تا 38 کو چوڑا کرنے کا تخمینہ بارہا لگا کر حکومت پنجاب کو بھیجا گیا ہے لیکن اب تک سکیم منظور نہ ہوئی ہے اور ADP 2017-18 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔ اس سڑک کے کلو میٹر12-11 پر1000ft لمبائی میں پل25 کروڑ روپے کی لاگت سے حال ہی میں بنایا گیا ہے۔ اس سڑک کا سالانہ خرچہ سال وار مندرجہ ذیل ہے:

سال	تعمیری اخراجات	مرمتی اخراجات
2013-14	190.749 ملین روپے	22.295 ملین روپے
2014-15	85.126 ملین روپے	4.503 ملین روپے
2015-16	255.490 ملین روپے	11.091 ملین روپے
2016-17	229.819 ملین روپے	5.543 ملین روپے

2017-18	3.499 ملین روپے	17.525 ملین روپے
ٹوٹل اخراجات	764.773 ملین روپے	60.957 ملین روپے

(ج) اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور ٹریفک رواں دواں ہے۔

(د) اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ 14-2013 میں اس سڑک کے کلومیٹر 38 تا 85 نیز پنڈ دادنخان تا کھیوڑہ کی کشادگی و بہتری کا کام شروع ہوا اور اب کلومیٹر 38 تا 85 مصری موڑ تا کھیوڑہ (52.78) کلومیٹر لمبائی میں یہ سڑک مع شولڈرز 32ft چوڑی بنائی گئی ہے، جو کہ مکمل ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر اپنے مرحوم بھائی نواب زادہ اقبال مہدی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ ان کی کوششوں سے بڑے عرصے بعد ہمیں یہ سڑک ملی، یہاں روڈ کی بہت ہی خراب صورتحال تھی اور وہاں پر بہت زیادہ curbs ہیں جن کی وجہ سے روز حادثات ہوتے تھے۔ وہ جاتے جاتے ہمیں یہ تحفہ دے گئے اور میں یہاں کھڑے ہو کر نذر گوندل صاحب کا بھی شکریہ ادا کروں گی کہ ان کی کوششوں اور کاوشوں سے آج کم از کم وہ علاقہ حادثات سے بچ گیا ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بہت خاموشی سے نہ اپنا آپ ظاہر کرتے ہیں نہ ہی اپنے آپ کو دکھاتے ہیں ان میں سے میرے مرحوم بھائی تھے۔ میں بار بار انہیں خراج تحسین پیش کروں گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس سے آگے انہوں نے لکھا ہے کہ کلومیٹر 6 تا 38 کو چوڑا کرنے کا تخمینہ بار ہا لگا کر حکومت پنجاب کو بھیجا گیا ہے لیکن اب تک سکیم منظور نہ ہوئی ہے اور ADP 2017-18 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کتنی دفعہ اس سڑک کی تعمیر کے لئے حکومت سے request کی اور کتنی دفعہ اس کا تخمینہ لگایا گیا چونکہ یہاں بار بار یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے تخمینہ لگوا کر حکومت کو بھیجا ہے لیکن یہ سکیم منظور نہیں ہوئی۔ کیا وجہ ہے؟ یہ درمیان میں تھوڑا سا حصہ

ہے جب اتنا بڑا کام ہو گیا ہے تو اس کام کو مکمل کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ ان کے علم میں بھی ہے کہ وہاں وہ سڑک کس قسم کی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! قرار داد کے ذریعے اس سڑک کو لاہور میں شامل کروالیں تو جلدی بن جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر ساری تفصیل پڑھتے پڑھتے آخری دو لائنیں بھی پڑھ لیتیں تو تھوڑا اور بہتر ہو جاتا۔ اس میں کوئی شک نہیں اور principally agreed کہ یہ جو سڑک کلومیٹر 6 تا 38 باقی بچ گئی ہے اسے بھی بننا چاہئے لیکن اس سے آگے یہ بھی لکھا ہے کہ اس سڑک پر 1000 فٹ لمبائی میں پل جس کی cast، 25 کروڑ روپے تھی۔ وہاں کی کمیونٹی کو ایک بہت بڑا problem تھا سڑک تو کچھ گزارہ کر رہی تھی لیکن پل نہ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ تکلیفات تھیں۔ الحمد للہ اس مالی سال میں وہ پل مکمل ہو چکا ہے اس کی inauguration بھی ہو چکی ہے اس میں جہلم کے تمام پارلیمنٹیرینز including جناب نذر حسین گوندل کا بھی اس میں بہت بڑا contribution ہے۔ باقی سڑک کا جو portion رہ گیا ہے جواب میں بڑی وضاحت سے لکھا گیا ہے کہ اس کا estimate بھیج دیا گیا ہے۔ محکمہ اس کو پہلے بھی pursue کر رہا تھا اور انشاء اللہ تعالیٰ آگے بھی pursue کرے گا۔ پُل مکمل ہو چکا ہے اور اب اس سڑک کا تھوڑا سا حصہ رہ گیا ہے۔ مصری موڑ تا کھیوڑہ تقریباً 52 کلومیٹر سڑک dual ہو چکی ہے۔ پُل والا بڑا مسئلہ تھا جو کہ حل ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ اس سڑک کو بھی ہم جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کروں گی کہ انہوں نے اس سڑک کو مکمل کرنے کی یقین دہانی کروادی ہے۔ پُلوں تک پہنچنے کے لئے راستے چاہئے ہوتے ہیں اور مجھ سے زیادہ منسٹر صاحب کو اس بات کا احساس ہے۔ بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں بھی اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ نے پہلے بہت ضمنی سوال پوچھ لئے ہیں اب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ابھی تو وقفہ سوالات چل رہا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سوالات تو ختم ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: سوالات ابھی ختم نہیں ہوئے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب احسن ریاض فتیانہ کا دوسرا سوال وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا گیا تھا۔ اب وہ تشریف لے آئے ہیں تو ان کے سوال کو take up کرتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8736 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 2 میں ملازمین کی تعیناتی کے حوالے سے تفصیلات

*8736: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بلڈنگز لاہور کی سب ڈویژن نمبر 2 میں کل کتنے ملازم تعینات ہیں اور ان کا یہاں پر عرصہ ملازمت کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ ملازمین یہاں پر کئی سال سے تعینات ہیں اگر ہاں تو ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر ملازم کو تین سال سے زیادہ ایک ہی جگہ پر تعینات نہیں رکھا جا سکتا ہے اگر ہاں تو یہاں ہر اس پالیسی کے برخلاف ایسے ملازمین کو کیوں تبدیل نہیں کیا گیا؟

(د) حکومت ان ملازمین کو کب تک یہاں سے تبدیل کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ملازمین کی کل تعداد 08 ہے اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام ملازمین و عہدہ	تاریخ تعیناتی	دورانیہ
1	عبدالرحمٰن نذیر سب ڈویژنل آفیسر	02.01.2017	7ماہ

2	طاہر حبیب سب انجینئر	23.01.2017	7ماہ
3	عصمت علی سب انجینئر	20.04.2017	3ماہ
4	سجاد اقبال سب انجینئر	18.04.2017	3ماہ
5	اللہ دتہ سب ڈویژنل کلرک	23.01.2017	6ماہ
6	عرفان شہزاد نائب قاصد	23.01.2017	6ماہ
7	شیراز علی چوکیدار	23.01.2017	6ماہ
8	عادل مسیح سویپر	23.01.2017	6ماہ

(ب) نہیں، یہ درست نہ ہے کہ کسی ملازم کا عرصہ ملازمت یہاں تین سال سے زیادہ ہے۔

(ج) حکومتی پالیسی کے مطابق ملازمین کو تبدیل کیا جاتا ہے۔

(د) حکومتی پالیسی کے مطابق ملازمین کو تبدیل کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرے سوال کو pending رکھا۔

جناب سپیکر: میں نے صرف آپ کے سوال کو pending نہیں کیا بلکہ جو بھی معزز ممبران تشریف نہیں لائے تھے میں نے ان کے سوالات کو وقفہ سوالات تک pending کیا ہے۔ آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں جواب کے جز (ج) کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ "حکومتی پالیسی کے مطابق ملازمین کو تبدیل کیا جاتا ہے" تو منسٹر مواصلات و تعمیرات مجھے حکومتی پالیسی بتا دیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں درخواست کروں گا کہ معزز ممبر اپنا سوال دُہرا دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ "حکومتی پالیسی کے مطابق ملازمین کو تبدیل کیا جاتا ہے" تو میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ حکومتی پالیسی کیا ہے اسے define کر دیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بہت اچھا سوال کیا ہے لیکن frankly speaking میرے پاس اس کا کوئی واضح جواب نہیں ہے اور میں کبھی blunder نہیں ماروں گا۔ میرے ذاتی experience کے مطابق general trend یہی ہے کہ معیار کے مطابق تین سال سے زیادہ کوئی ملازم ایک جگہ پر تعینات نہیں رہنا چاہئے۔ اس سے پہلے administrative grounds پر، کسی misconduct کی وجہ سے یا کسی disciplinary ground کی وجہ سے ملازم کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ میں نے کوئی declared policy نہیں پڑھی اس لئے میں اس کی ownership نہیں لوں گا لیکن general principle تین سال کا ہی چل رہا ہے کہ تین سال سے زیادہ کوئی ملازم ایک جگہ پر تعینات نہیں رہنا چاہئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا وزیر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ ان کے محکمہ میں اس تین سالہ پالیسی پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: احسن ریاض فتیانہ صاحب! آپ نے جو سوال پوچھا اس کا انہوں نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے تو گھما پھرا کر ایسا جواب دیا ہے کہ جس کا کوئی جواب ہی نہیں اور انہوں نے تو مجھے لاجواب کر دیا ہے۔ میں نے ایک سادہ سا سوال پوچھا ہے۔ لازماً ایک defined policy ہو گی۔ حکومت پنجاب کے اعلیٰ افسران کے تبادلے ہوتے ہیں تو لازماً اس کے لئے کوئی ایک طے شُدہ پالیسی ہو گی۔ پنجاب کے ان حکمرانوں کا جب دل چاہتا ہے تو کسی افسر یا ملازم کو left or right کر دیتے ہیں، کسی کو disciplinary ground پر تبدیل کر دیتے ہیں اسی لئے میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ اس حوالے سے کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے اور کیا defined policy کی گئی ہے؟ خادم اعلیٰ کا صبح اُٹھ کر دل چاہے کہ فلاں بندے کو تبدیل کر کے ادھر لگا دیں تو ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ایسے ہی ہو رہا ہے تو پھر مجھے بتا دیں اور اگر اس حوالے سے کوئی defined policy ہے تو مجھے وہ بتائی جائے۔

جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ حکومت پنجاب گڈ گورننس کے ساتھ چل رہی ہو اور اس کے اندر کوئی policy define نہ ہو، اگر کوئی پالیسی ہے تو بتا دیں اور اگر ان کے علم میں نہیں تو پھر اس سوال کو pending کر دیں اور وزیر صاحب مجھے معلوم کر کے بتا دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو پہلے ہی بتا دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جو کچھ بتایا ہے اس کی ownership نہیں لی۔

جناب سپیکر: آپ نے جن ملازمین کے بارے میں اپنے سوال میں پوچھا تھا ان کی مدت تعیناتی جواب میں تفصیل کے ساتھ بتا دی گئی ہے۔ جواب میں بالکل واضح طور پر دورانیہ لکھا ہوا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جز(ج) کو پڑھ دیتا ہوں۔ اس میں پوچھا گیا ہے کہ:

"کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر ملازم کو تین سال سے زیادہ ایک ہی جگہ پر تعینات نہیں رکھا جا سکتا اگر ہاں تو یہاں پر اس پالیسی کے برخلاف ایسے ملازمین کو کیوں تبدیل نہیں کیا گیا؟"

اس کے جواب میں محکمہ کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ:

"حکومتی پالیسی کے مطابق ملازمین کو تبدیل کیا جاتا ہے۔"

جناب سپیکر! اب پالیسی تو مجھے وزیر صاحب نے ہی بتانی ہے۔ یہ پالیسی میں نے تو نہیں بنائی۔ اگر محکمہ take up کرنے کے لئے تیار ہے تو میں کوئی پالیسی بنا کر دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: احسن ریاض فتیانہ صاحب! آپ پالیسی بنا کر دے دیں وہ دیکھ لیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں وقفہ سوالات کو بہت بامقصد لیتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ جوابات دے سکوں اور اس کا کوئی practical حل بھی نکلے لیکن ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ اگر کوئی ضمنی سوال نہ ملے تو پھر خواہ مخواہ اِدھر اُدھر کے سوال پوچھنے شروع کر دیں۔ شاید معزز ممبر کے پاس کوئی انفارمیشن تھی کہ اس دفتر میں کچھ ملازمین تین سال

سے زیادہ عرصہ سے تعینات ہیں لیکن جب انہوں نے محکمہ کی طرف سے دیئے گئے جواب کو پڑھا ہے تو پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہاں پر تو کوئی ملازم چھ یا سات ماہ سے زیادہ عرصہ سے تعینات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے پہلے ہی بڑی وضاحت سے کہہ دیا ہے کہ میں blunder مارنے کا عادی نہیں ہوں۔اس وقت میرے علم میں exact policy نہیں ہے جبکہ as a general principle تین سال سے زیادہ عرصہ تک کوئی ملازم ایک جگہ پر تعینات نہیں رہ سکتا۔اس سے پہلے administratively or disciplinary ground پر کسی ملازم کو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے تو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ اس وقت میں پالیسی کے بارے میں کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکتا۔معزز ممبر کو اس سے زیادہ کیا وضاحت چاہئے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحب ماشاءاللہ بہت اچھے ہیں اور بہت positively اپنے محکمہ کو چلاتے ہیں۔اگر وزیر صاحب کو پالیسی کا پتا نہیں تو پھر پتا کر کے مجھے بتا دیں اور اس وقت تک آپ اس سوال کو pending رکھیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کرنے سے کیا فائدہ ہو گا؟ انہوں نے آپ کو general principle بتا دیا ہے اب مزید آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سوال اس پورے معزز ایوان اور خصوصی طور پر عوام کی انفارمیشن کے لئے بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: وہ لوگ جو ملازمت کر رہے ہیں ان کو اس پالیسی کا پتا ہے۔ملازمین کو ساری بات کا پتا ہوتا ہے اور آپ کو بھی ساری بات کا پتا ہے۔میرے خیال میں اس سوال کو چھوڑ دیں اور مجھے آگے چلنے دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل میں اس سوال کو چھوڑ دیتا ہوں اور بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9061 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب عبدالقدیر علوی کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جناب عبدالقدیر علوی کا اس سے پہلے بھی ایک سوال نمبر 9060 ہے۔ ملک صاحب! کیا آپ جناب عبدالقدیر علوی کے اس سوال کو نہیں لینا چاہتے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف سوال نمبر 9061 کو ان کے ایماء پر لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جناب عبدالقدیر علوی کے سوال نمبر 9060 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: سوال نمبر بولئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9061 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب عبدالقدیر علوی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

KPRRP کے تحت بننے والی سڑکوں کی لائف لائن سے متعلقہ تفصیلات

*9061: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈز پروگرام KPRRP کے تحت بننے والی سڑکوں کی لائف لائن کیا مقرر کی گئی ہے؟

(ب) مقرر کی گئی لائف لائن کو یقینی بنانے اور مقرر کردہ معیار کے مطابق تعمیرات کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز یہ کہ غیر معیاری تعمیرات یا کسی کوتاہی کی صورت میں کنٹریکٹرز اور نگران عملے کو کس حد تک ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) KPRRPکے تحت بننے والی تمام کارپیٹڈ سڑکوں کی ڈیزائن لائف10سال مقرر کی گئی ہے۔

(ب) ڈیزائن لائف کو یقینی بنانے اور مقرر کردہ معیار کے مطابق تعمیرات کو یقینی بنانے کے لئے محکمہ نےMulti Layered Monitoring Mechanismمتعارف کروایا ہے جس کے تحت تمام سڑکوں کے معیار کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اس نظام کے تحت کل وقتی نگرانی کے لئے کنسلٹنٹ ہائر کئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ محکمہ پی اینڈ ڈی سے ان سڑکوں کی 3rd Party Validation بھی کروائی جاتی ہے۔ان سڑکوں کی تکمیل کے بعد وزیراعلیٰ پنجاب غیر ملکی کنسلٹنٹ سے اس کی کوالٹی بھی چیک کرواتے ہیں۔

غیر معیاری تعمیرات یا کسی کوتاہی کی صورت میں کنٹریکٹر کوblack listکر دیا جاتا ہے اور نگران عملے کے خلافPeeda Actکے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ سوال نمبر9061کے بارے میں اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو جلدی سے کرلیں کیونکہ وقت بڑاshortہے۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! یہاں منسٹر صاحب بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں۔ان کی مہربانی ہے---

جناب سپیکر: آپ ان کی تعریف چھوڑیں اور اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!جواب کے جز(الف)میں بتایا گیا ہے کہ:

"KPRRPکے تحت بننے والی تمام کارپیٹڈ سڑکوں کی ڈیزائن لائف10سال مقرر کی گئی ہے۔"

جناب سپیکر!KPRRPکے تحت پورے پنجاب میں سڑکیں بن رہی ہیں۔وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا یہ بڑا شاندار اقدام ہے۔محکمہ کیاmeasures adoptکر رہا ہے کہ یہ سڑک دس سال تک چلتی رہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر!ڈیزائن لائف سے مراد یہ ہے کہ اس کا جوestimateبنایا جاتا ہے اس کوbaseکیا جاتا ہے۔دوسرا بننے کے بعد ایک سال کیdefect

liability contractorکے ذمہ ہوتی ہے۔ ہماراٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ایکسل لوڈ مینجمنٹ پر کام کر رہاہے اور اس پر بہت تیزی سے کام جاری ہے۔ اصل میں ہماری سڑکیں اُس وقت protectہوں گی جب ہم لوڈ مینجمنٹ کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ نے اس بابت ایک initiativeلیا ہے اور ایک بہت بڑا پروگرام محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب کو دیا ہے۔ غالباً اس کے پہلے phaseمیں پورے پنجاب میں eleven sitesپر کانٹے لگائے جا رہے ہیں، ایکسل لوڈ مینجمنٹ کا بندوبست کیا جا رہا ہے اور موبائل گاڑیاں لی جا رہی ہیں جو کہ موقع پر گاڑیوں کا وزن کر کے انہیں جرمانے کر سکیں گی۔ یہ ایک پورا mechanismہے جس کی تفصیل آپ کو محکمہ ٹرانسپورٹ سے مل جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے مشاہدے میں یہ بات ہے کہ اس سال جو KPRRPبنی ہیں اُنہی توڑ کر لوگوں نے اپنا سیوریج کا پانی گزارنے کے لئے پائپ ڈال لئے ہیں، کسی نے وہاں پر rampبنوا لئے ہیں تو مفاد عامہ کے تحت میں گزارش کر رہا ہوں اور جیسے وزیر موصوف نے ابھی فرمایا ہے تو یہ extra loadکا معاملہ نہیں ہے۔ وزیر موصوف اپنے محکمہ کو اس بات کا پابند کریں کہ جو لوگ یہ سڑکیں توڑ رہے ہیں اُن کے خلاف کوئی ایکشن ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ان KPRRPسڑکوں کے ساتھ ساتھ درخت لگانے تھے اور built up areasمیں drainsبنانی تھیں۔ میرے حلقہ میں L-9/88سے L-9/94ایک سڑک ہے جس کے ساتھ drainبنانے کے لئے وزیر موصوف نے دو اجلاس پہلے مہربانی فرمائی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ drainبنی چاہئے لیکن وہاں پر drainنہیں بنائی گئی۔ میرے حلقہ میں محمد پور والی سڑک کے ساتھ ساتھ بھی built up areasمیں drainبنی تھی لیکن وہ بھی نہیں بنائی گئی تو میری یہ گزارش ہے کہ ان سڑکوں کو 10/20 سال تک قابل استعمال رکھنے کے لئے محکمہ کو چاہئے کہ ان سڑکوں کو توڑنے والوں کے خلاف کوئی ایکشن لے اور built up areasمیں drainsبنی چاہئے کیونکہ وہاں پر پانی کھڑا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف فرما نہیں تھے وزیر موصوف نے یہ ساری بات کر دی تھی۔ جی، وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات! آپ ملک صاحب کو کچھ بتا سکتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ساری باتیں بڑی وضاحت سے ہو گئی ہیں۔ اگر کوئی ramp بن رہے ہیں تو بحیثیت ایک عوامی نمائندہ اپنے ڈی سی یا ایس ای کو کوئی تحریری درخواست دی ہے کہ فلاں سڑک کو community break کر رہی ہے اور اگر اس سے پہلے درخواست نہیں دی تو ابھی درخواست دے دیں ہم اُن کے خلاف ایکشن لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی بات سے بالکل agree ہوں لیکن ایکشن سر پر ہیں تو ہم کسی کے خلاف کوئی شکایت نہیں کر سکتے، ہم کس کو کچھ نہیں کہہ سکتے تو میری گزارش ہے کہ یہ خادم اعلیٰ پنجاب کا دس سال کا پروگرام ہے تو یہ سڑکیں کیسے چلیں گی؟ میری یہ بڑی معصومانہ سی خواہش ہے لہٰذا اس پر عملدرآمد کرا دیں۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ فائزہ احمد ملک اور میاں طارق محمود کے سوا باقی تمام سوالات dispose of کئے جاتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

KPRRP کے تحت بننے والی روڈز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9060: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ KPRRP (پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے) کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو سڑکیں

1۔ گوجرہ روڈ تا چک نمبر 377 ج ب

2۔ اکال والا روڈ تا چک نمبر 399 ج ب

تعمیر کی گئیں یہ کس سال میں تعمیر کی گئیں اور ان میں سے ہر ایک پر کتنی لاگت آئی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دونوں سڑکیں اپنی تعمیر کے فوری بعد اور تعمیر کے دوران ہی ناقص تعمیر کی وجہ سے جگہ جگہ سے بیٹھ گئی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کے ذمہ دار کون ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ KPRRP(پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے) کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو سڑکیں تعمیر کی گئیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	سڑک کا نام	سال جس میں تعمیر کی گئی	لاگت
1	گوجرہ روڈ تا چک نمبر 377 ج ب	2015-16	82.345 ملین روپے
2	اکال والا روڈ تا چک نمبر 399 ج ب	2015-16	81.521 ملین روپے

(ب) جی نہیں۔ سڑکیں تعمیر کے وقت محکمہ کے علاوہ اس کی نگرانی کنسلٹنٹ، تھرڈ پارٹی اور روڈ ریسرچ میٹریل ٹیسٹنگ لیبارٹری لاہور کی رپورٹس کے مطابق سڑکیں تعمیر کی جاتی ہیں لہٰذا یہ درست نہ ہے کہ سڑکیں تعمیر کے فوری بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ج) جی ہاں! جواب اثبات میں نہ ہے۔

گوجرانوالہ پنڈی بائی پاس کی تعمیر کے شیڈول سے متعلقہ تفصیلات

*9289: **جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں پنڈی بائی پاس سگنل فری فلائی اوور کی تعمیر کب شروع ہوئی اور شیڈول کے مطابق کب تکمیل پذیر ہونا تھا؟

(ب) تکمیل میں تاخیر کی وجوہات بتائی جائیں؟

(ج) تکمیل کی حتمی تاریخ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) گوجرانوالہ میں پنڈی بائی پاس سگنل فری فلائی اوور کی تعمیر 31۔جنوری 2016 میں شروع ہوئی جس کو شیڈول کے مطابق 30۔نومبر 2016 میں تکمیل پذیر ہونا تھا۔

(ب) مندرجہ ذیل وجوہات تاخیر کا سبب بنیں:

1. بہت زیادہ کام جس میں فلائی اوورز ار تھ ریٹنگ دیواریں 7.5 کلومیٹر لمبی سڑکیں شامل ہیں۔
2. کام کی نوعیت بہت مشکل ہے بوجہ کاسٹ ان پلیس باکس گرڈر اور ان کی پری سٹریسنگ نے ان کو مزید تاخیر کروادیا۔
3. باکس گرڈرز کی مرحلہ وار تعمیر کی وجہ سے 2 ماہ کا کام 8 ماہ میں تکمیل ہو پایا۔
4. مون سون کی بارشوں نے سڑکوں کی تعمیر کو بری طرح متاثر کیا۔
5. پراجیکٹ کی تعمیر کے دوران بھاری ٹریفک کے متبادل راستوں کی وجہ سے کچھ حصوں پر کام وقت پر شروع نہ ہو سکا۔
6. سیالکوٹ ریلوے فلائی اوور کی تعمیر کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل بھی تاخیر کا باعث بنے۔
7. اضافی کام کی منظوری کی وجہ سے مزید وقت درکار تھا۔
8. پی ایچ اے لاہور کو خوبصورتی اور سبزے کا کام کرنے کے لئے وقت درکار ہے۔

(ج) پراجیکٹ کی تکمیل ہو چکی ہے افتتاح کے لئے تیار ہے۔

گوجرانوالہ جی ٹی روڈ تا اروپ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9290: **جناب عبدالروف مغل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر واقع نور پور راجباہ پر تعمیر پختہ سڑک جو اروپ گورنمنٹ ہائی سکول کے سامنے سے گزرتی ہے فلائی اوور کی تعمیر اور ٹریفک کے بے پناہ استعمال سے تباہ ہو گئی اسی طرح اس میں راجباہ پر واقع سڑک جی ٹی روڈ تا گوجرانوالہ میڈیکل کالج بھی تباہ ہو گئی ہے کیا محکمہ ان دونوں سڑکوں کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

کنسٹرکشن آف روڈ براستہ جی ٹی روڈ تا نندی پور بائیں سائیڈ راجباہ نور پور 16-2015 میں ADP میں شامل تھی سڑک کا کام محکمہ کی چٹھی نمبر CB/1105 تاریخ 15.03.2016 تخمینہ لاگت 89.380 ملین روپے سے شروع کروایا گیا جب کام 70 فیصد مکمل ہو گیا تو عزیز کراس

فلائی اوور کا کام شروع ہوا اور تمام ہلکی و بھاری ٹریفک سیالکوٹ اور مشرقی bypass کو جانے کے لئے سڑک مذکورہ زیر استعمال آ گئی۔ بھاری ٹریفک کے گزرنے سے اس کے کچھ حصوں سے سڑک خراب ہو گئی۔ دورانِ مئی عزیز کراس پل کھلنے کے بعد اس کے متاثرہ حصوں کی مرمت کروادی گئی ہے اور پراجیکٹ 100 فیصد مکمل ہے۔

میڈیکل کالج والی سڑک بھی ہلکی و بھاری ٹریفک کے زیر استعمال رہنے سے متاثر ہوئی ہے لیکن اس سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (GDA) میں شامل ہے اور اس کا تخمینہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لیہ: پی پی۔262 کی سڑکات کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1753: جناب عبدالمجید خان نیازی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔262 لیہ میں سڑکات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ حلقہ کی سڑکات کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ حلقہ فتح پور اور کروڑ کے کچھ علاقہ پر محیط ہے۔ پنجاب ہائی وے (M&R) اس وقت مندرجہ ذیل شاہرات پر پیچ ورک تقریباً مکمل کر چکی ہے۔ جو پیچ ورک باقی رہتا ہے، وہ آئندہ دو ہفتہ تک مکمل کر لیا جائے گا۔

1۔ لیہ تا کروڑ تا باھل (بھکر) روڈ

2۔ کروڑ تا فتح پور روڈ

3۔ مین ایم ایم روڈ (حلقہ پی پی۔262 سے گزرنے والی میانوالی مظفر گڑھ روڈ)

مندرجہ بالا شاہرات پر ٹریفک بغیر کسی دشواری کے رواں دواں ہے۔ اس کے علاوہ، وہاں پنجاب ہائی وے کے قابل پیچ کوئی سڑک نہیں۔ کروڑ اور فتح پور کی اندرونی سڑکوں کی مرمت یا پیچ ورک مقامی ٹاؤن کمیٹی کی ذمہ داری ہے۔

لاہور: جی او آر-II بہاولپور ہاؤس کی رہائش گاہوں اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1847: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر-II بہاولپور ہاؤس لاہور کتنی سرکاری رہائش گاہوں پر مشتمل ہے؟

(ب) اس جی او آر میں پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین کے عہدہ، گریڈ، نام اور کام کی نوعیت بتائیں؟

(ج) کیا اس جی او آر میں کوئی مالی اور فراش بھی تعینات تو وہ کتنے اور کہاں کہاں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ کیا یہ ملازم کبھی جی او آر متعلقہ میں بھی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں یا کسی پرائیویٹ جگہوں پر فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

(د) اس جی او آر میں تعینات ملازمین کے سال16-2015 اور17-2016 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی او آر-II بہاولپور ہاؤس لاہور میں کل154 رہائش گاہیں ہیں۔

(ب) جی او آر-II میں پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے اور تمام ملازمین جی او آر-II کی حدود میں کام کرتے ہیں۔

(ج) جی او آر-II میں47 مالی ہیں اور تمام جی او آر-II بہاولپور ہاؤس کی حدود میں ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور یہاں فراش کی کوئی پوسٹ نہ ہے۔

(د) جی او آر-II میں تعینات ملازمین کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال16-2015 - /3,42,52,476روپے

مالی سال17-2016 - /3,78,02,712روپے

لاہور: بلڈنگ ڈویژن-I جی او آر میں کئے گئے کام اور رقم سے متعلقہ تفصیلات

1857: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بلڈنگ ڈویژن۔I لاہور میں یکم جنوری 2015 سے آج تک کس کس جی او آر کے کوارٹر / رہائش گاہ پر کتنی رقم سال وار خرچ کی گئی ہے ان رہائش گاہوں کے نمبر ز اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) یہ خرچ کردہ رقم کس معیار کے تحت کن کن کاموں پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) محکمہ کے کس کس آفیسرز کے پاس کتنی رقم خرچ کرنے کا اختیار ہے تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بلڈنگ ڈویژن نمبر۔Iلاہور میں یکم جنوری 2015 سے آج تک جی او آر فور میں خرچ کی گئی رقم اور رہائش گاہوں کے نمبر ز اور ان کی تفصیل لف ہذا ہے۔

(ب) سرکاری رہائش گاہوں پر رقم مندرجہ ذیل معیار کے مطابق خرچ کی جاتی ہے۔

سالانہ مرمت

سالانہ مرمت میں درج ذیل چیزیں شامل ہوتی ہیں:

1۔ سفیدی/ڈیسٹیمپر

2۔ رنگ وروغن

3۔ سروسز یعنی بجلی اور سینٹری سے متعلقہ عام نوعیت کے کام۔

4۔ معمولی مرمت وغیرہ کے کام۔

سپیشل مرمت

سپیشل مرمت میں درج ذیل چیزیں شامل ہوتی ہیں:

1. ناقابل مرمت کھڑکیاں اور دروازے کی تبدیلی۔

2. چپس فرش، سیمنٹ پلستر کی تبدیلی۔

3. چھتوں کی ٹائلز

4. بجلی کی وائرنگ۔

5. مکمل باتھ روم کی تبدیلی اورmajorسینٹری، سیوریج ورکس۔

ایڈیشن / آلٹریشن

سالانہ مرمت اور خصوصی مرمت کے علاوہ بعض الاٹیز کی ضروریات کے مطابق ایڈیشن / آلٹریشن کے کام بھی کروائے جاتے ہیں جن کے لئے الاٹیز سیکرٹری(آئی اینڈ سی) ایس اینڈ جی اے ڈی کو درخواست دیتے ہیں جو کہ اس درخواست کو بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو اسٹیمیٹ بنانے کے لئے بھیجتے ہیں اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے بنائے گئے اسٹیمیٹ کی انتظامی منظوری اور اس کے مطابق مطلوبہ فنڈز فراہم کرتے ہیں جس کے بعد متعلقہ الاٹیز کا کام کروادیا جاتا ہے۔

(د) محکمہ کے افسران کے گریڈ کے مطابق رقم خرچ کا اختیار درج ذیل ہے:

سریل نمبر	عہدہ	گریڈ	رقم خرچ کرنے کا اختیار
1	ایگزیکٹو انجینئر	18	1,00,000/-
2	سپرنٹنڈنگ انجینئر	19	2,00,000/-
3	چیف انجینئر	20	5,00,000/-
4	سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو	21	لامحدود

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، محترمہ کنول نعمان مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔ جی، محترمہ!

مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017اور

مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

1. Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 22 of 2017)
2. The Punjab Ehtaram-e-Ramzan (Amendment) Bill 2017. (Bill No. 25 of 2017)

اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹ
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب سید حسین جہانیاں گردیزی مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ایم سی اے ٹی اور ای سی اے ٹی ٹیسٹ کے مسئلہ پر تحریک التوائے کار نمبر 943 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Issue of MCAT and ECAT Entry Test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA, PP-148, as well as Adjournment Motion No. 943/2017 moved by Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA, PP-263

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Issue of MCAT and ECAT Entry Test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA, PP-148, as well as Adjournment Motion No. 943/2017 moved by Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA, PP-263

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

Issue of MCAT and ECAT Entry Test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA, PP-148, as well as Adjournment Motion No. 943/2017 moved by Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA, PP-263

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن! معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال نے کل آپ کے محکمہ کے بارے میں کچھ باتیں کی ہیں تو آپ تشریف فرماہیں اور معزز ممبر بھی تشریف فرماہیں تو آپ اُن کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کے پوائنٹ آف آرڈر کی details مجھے مل گئی ہیں میں ان سے discuss بھی کر لیتی ہوں اور اس کا تفصیلی جواب میں کل ایوان میں دے دوں گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر وزیر مواصلات و تعمیرات اور سیکرٹری مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ ہے لیکن وہ ابھی چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چیک کر لیتے ہیں اگر وہ یہیں ہیں تو انہیں بلا لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس ایوان کے اندر کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں تو مجھے بتا دیں کہ کمیٹیوں کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ کیونکہ حکومت ایک نیا بل lay کرنے کی کافی دنوں سے کوشش کر رہی ہے Provincial Motor Vehicle Ordinance 1965 کے اندر ترمیم لا رہی ہے۔ کاش! یہ ٹاسک کبھی ٹرانسپورٹ کمیٹی کو مل گیا ہوتا، ٹرانسپورٹ کمیٹی نے اس کو vet کر دیا ہوتا پھر یہ بل ایوان کے اندر پیش کیا جاتا۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب تحاریک استحقاقات شروع ہوتی ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید کی ہے۔ جی، قاضی صاحب!

لیڈی ڈاکٹر ٹی ایچ کیو ہسپتال لیاقت پور کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کے کچھ لوگ مورخہ 28۔ اگست 2017 کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں مسٹر جمیل سکنہ گولانی تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کی مقتولہ بہن کے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ لینے گئے تھے۔ انہوں نے مجھے فون کر کے بتایا کہ لیڈی ڈاکٹر صبا قیوم گائنی وارڈ ٹی ایچ کیو لیاقت پور ضلع رحیم یار خان مقتولہ کی رپورٹ دینے سے ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔

آپ فون کر کے اُسے کہہ دیں، رپورٹ کو پہلے ہی کافی دن ہو چکے ہیں اب جلدی دے دیں۔ مسٹر جمیل جس فون پر میرے ساتھ بات کر رہا تھا اس فون کو ڈاکٹر صبا قیوم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا قاضی احمد سعید، ایم پی اے آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ جس پر موصوفہ میڈیکل آفیسر نے کہا مجھے کسی ایم پی اے سے بات نہیں کرنی، جس پر مسٹر جمیل نے دوبارہ درخواست کی آپ مہربانی کر کے بات کر لیں معزز

ایم پی اے لائن پر ہیں۔ جس پر موصوفہ میڈیکل آفیسر نے کہا میں پابند نہیں ہوں کہ کسی عوامی نمائندہ سے بات کروں، میری مرضی میں جس سے چاہوں بات کروں یا نہ کروں۔ جس پر مسٹر جمیل نے موصوفہ لیڈی ڈاکٹر سے کہا آپ معزز ممبر اسمبلی کو اپنا فون نمبر دے دیں وہ خود آپ کے نمبر پر بات کر لیں گے۔ میں مسلسل موصوفہ میڈیکل آفیسر کی بات فون پر سنتا رہا اور اس کی ہٹ دھرمی، بے حسی بڑھتی رہی۔ موصوفہ میڈیکل آفیسر مجھ سے بات کرنے سے مسلسل انکار کرتی رہی۔

جناب سپیکر! آپ اس معزز ایوان میں یہ رولنگ دے چکے ہیں، اگر عوامی نمائندہ کسی سرکاری آفیسر کو فون کرے اور اس کا فون سننے کا پابند ہے۔ اگر فون کیا تو وہ اپنی نشست پر موجود نہیں یا فون busy ہے تو اس سرکاری آفیسر پر لازم ہے وہ متعلقہ ایم پی اے کو فون کرے گا۔

جناب سپیکر! موصوفہ میڈیکل آفیسر کا میرا فون سننے سے انکار کرنے، معزز ایوان میں جناب سپیکر کی رولنگ کی خلاف ورزی کرنے، استحقاقات ایکٹ 1972 کے قاعدہ 15 اور قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ (a)70 کے تحت معزز ممبر اسمبلی کو ملنے والا استحقاق اس کی پامالی کرنے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے گی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 14 جناب شہزاد منشی کی ہے۔ جی، جناب شہزاد منشی! اپنی تحریک پڑھیں۔

اے ایم ایس جنرل ہسپتال لاہور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 3۔ستمبر 2017 بروز منگل سہ پہر تین بجے میں نے اسلام آباد سے کسی مریضہ کے علاج کے لئے موبائل فون نمبر 4357234-0303 سے جنرل ہسپتال لاہور کے AMS ڈاکٹر عرفان سے ان کے سرکاری نمبر پر رابطہ کیا اور مریضہ کے ہسپتال میں داخلہ کے لئے کہا۔ ڈاکٹر عرفان کا روّیہ بہت کرخت تھا فوراً کہنے لگا کہ ہسپتال میں کوئی بیڈ نہیں ہے اگر آپ نے مریضہ کو داخل کروانا ہے تو آپ سیکرٹری ہیلتھ نجم شاہ سے بات کریں اور انہیں کہیں کہ بیڈ مہیا کریں۔ میں نے ان کے روّیہ کی پروانہ کرتے ہوئے کہا کہ بے چاری مریضہ شدید تکلیف میں ہے مہربانی فرما کر اسے داخل کر لیں۔ بمشکل وہ راضی ہوئے اور کہا کہ کسی دوسرے مریض کے ساتھ بیڈ پر لٹا دیتے ہیں، میں نے کہا ٹھیک ہے بعد میں انہوں نے مریضہ اور اس کے بیٹے کے ساتھ نہایت ہتک آمیز سلوک کیا، کچھ دیر بعد مریضہ کے بیٹے نے دوبارہ مجھ سے رابطہ کیا میں نے اسے کہا کہ مجھے AMS صاحب سے ان کا موبائل نمبر لے کر دیں میں ان سے رابطہ کرتا ہوں۔ AMS نے موبائل فون نمبر دینے سے انکار کر دیا۔ پھر میں نے دوبارہ جنرل ہسپتال کے سرکاری نمبر 99264098-042، Ext-119 پر اسلام آباد سے سرکاری نمبر 9201172-051 سے سہ پہر تقریباً 3:17 بجے AMS عرفان سے دوبارہ بات کی اور ان کا روّیہ پہلے سے بھی زیادہ سخت اور کرخت تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ سے ایک مریضہ کے داخلہ کے سلسلہ میں بات کی تھی آپ مہربانی فرمائیں میری بات سنیں اور مریضہ کو داخل کر لیں۔ AMS نے کہا "میری تیری کی گل سنا توں کی ایں۔ میں تینوں کی سمجھنا واں۔" میں نے AMS کو کہا کہ آپ کا انداز گفتگو اچھا نہیں اور آپ کا روّیہ بھی بہت ہتک آمیز ہے۔

AMS نے دوبارہ پھر اس انداز میں کہا کہ "میں کسے نوں وی اپنا نمبر نیں دیندا توں کی ایں میرے لئی جا کم کرا اپنا کوئی نیں داخل کرنا مریضہ نوں" میں نے اسے کہا کہ میں حکام بالا سے آپ کی شکایت کروں گا تو اس نے کہا کہ "جا جو کرنا ای کر لے" جس وقت میں فون پر گفتگو کر رہا تھا میرے ساتھ شکیل آئیون ایم پی اے اور کانجی رام ایم پی اے بھی موجود تھے۔ AMS ڈاکٹر عرفان کے روّیہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا تقدس پامال ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے گی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!۔۔

جناب سپیکر: آپ ابھی انتظار کریں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کل بھی اسی طرح کرتے رہے ہیں اور آج پھر وہی گیت گانا شروع کر دیا ہے۔ مولانا مسرور نواز جھنگوی صاحب! آپ کی تحریک استحقاق ہے لیکن آپ وزیر قانون کے آنے کے بعد اپنی تحریک استحقاق پڑھ لیجئے گا۔ وہ بھی سن لیں گے اور اس کا جواب دے دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر جناب آصف محمود نے کل بھی آپ سے درخواست کی تھی کہ ان کے حلقہ کے اندر۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب آصف محمود! آپ کی تحریک استحقاق نمبر 17 ہے آپ اسے پڑھیں۔

حلقہ پی پی۔9راولپنڈی میں ہارے ہوئے شخص کا ترقیاتی سکیموں پر بطور ایم پی اے کی تختیاں لگانا

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں حلقہ پی پی۔9راولپنڈی سے جنرل الیکشن 2013 میں بطور ایم پی اے منتخب ہوا جبکہ مجھ سے پہلے چودھری محمد ایاز 2008 کے الیکشن میں ایم پی اے منتخب ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ میرے حلقے میں 17-2016 میں جو ترقیاتی کام کئے گئے اور جاری ہیں ان پر جعل سازی کرتے ہوئے چودھری محمد ایاز اپنے نام کی تختیاں بطور ایم پی اے لگوا رہا ہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور اس فرد کو ترقیاتی فنڈز بھی دیئے جا رہے ہیں اور مجھے بطور منتخب نمائندے کو اپوزیشن سے تعلق رکھنے کی بناء پر پچھلے چار سال سے انتقامی کارروائی کا نشانہ بناتے ہوئے مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے اور مجھے کوئی ترقیاتی فنڈز بھی نہیں دیئے گئے ہیں۔ میں یہ معاملہ گورنمنٹ کے متعلقہ حکام کے نوٹس میں لایا ہوں مگر میری بات کو سنا گیا اور نہ ہی 17-2016 میں تعمیر کی گئی ترقیاتی سکیموں سے چودھری محمد ایاز بطور ایم پی اے کی تختیاں ہٹائی گئی ہیں۔ اس جعل سازی سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کی رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔ اس میں ایسی صورتحال ہے کہ بغیر رپورٹ کے جواب دینا مشکل ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے پاس اس کی ویڈیوز موجود ہیں جو ایک جگہ کی نہیں بلکہ میرے پورے حلقہ کی ہیں۔ میں آپ کو ویڈیوز اور تصاویر دکھاؤں گا luckily وہ لکھا ہی ایسے گیا ہے کہ وہاں پر سابق کی گنجائش ہی نظر نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر: آپ نے مجھے بعد میں جو دکھانا ہے وہ پہلے دکھا دیتے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے 10۔اکتوبر کو جو تحریک جمع کرائی ہے اس کے ساتھ تصاویر لگائی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب آصف محمود صاحب! آپ میری بات سنیں۔ آپ نے کل بھی جو معاملہ کیا اور جس طرح سے بات کی وہ قابل مذمت ہے۔ میں آپ کو بار بار کہہ رہا تھا کہ آپ تشریف رکھیں لیکن آپ نے میری بات کو نہیں مانا۔ میں نے آپ کو یہ کہا تھا کہ معزز ممبر جو اس ایوان کا ممبر رہ چکا ہو اس کے بارے میں کسی قسم کے الزامات کی اگر آپ بات کریں گے تو کل کو خدانخواستہ آپ کو بھی ایسی بات سننی پڑے تو اچھا نہیں لگے گا۔ میں اس لئے آپ کو کہہ رہا تھا۔ پہلے تو بات یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی معقول ثبوت ہے کیا پتا کہ جب انہوں نے پرانے زمانے میں وہاں کام شروع کیا تھا اس وقت لگا دی ہو۔ یہ آپ کیا بات کرتے ہیں؟ یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کا احترام کرتا ہوں اس لئے میں نے آپ کی بات سنی ہے۔ مہربانی کر کے مجھے اب دو منٹ بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! یہ بھی ہو سکتا ہے جب انہوں نے پہلے کام شروع کیا ہو لہٰذا ہم اس کی رپورٹ منگوا لیتے ہیں اس لئے آپ اس کی رپورٹ آ لینے دیں تو ہی بات ہو گی ایسے نہیں ہوتا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے آپ کی بات بڑے تحمل سے سنی ہے آپ میرے بڑے ہیں۔ میں آپ کی respect کرتا ہوں مجھے پچھلے چار سال میں کبھی آپ نے اس طرح سے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہو گا۔ مجھے بات تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! میں آپ کو نہایت احترام سے کہہ رہا ہوں کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ اب اس کی رپورٹ لے لیں اور رپورٹ لینے کے بعد بے شک ایوان میں پیش کریں۔ اگر انہوں نے یہ کام کیا ہے تو۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ کس سے رپورٹ لیں گے۔ میں جناب نذر حسین گوندل کے پاس ابھی چلا جاتا ہوں اور ان کو pictures and videos بھی دکھا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ ان کو دکھا دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ یہ کس سے رپورٹ لیں گے۔

جناب سپیکر: پہلے اس بات کی رپورٹ آئے گی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جو مجھ سے پہلے ایم پی اے رہ چکے ہیں میں ان کا احترام کرنا جانتا ہوں۔ آپ موجودہ tenure میں جس Chair پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو چاہئے کہ آپ ہمارا دفاع کریں، اس کی بجائے آپ اپنی پارٹی colleague کا دفاع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کی رپورٹ سوموار تک منگوائی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ٹھیک ہے، سوموار تک اس کی رپورٹ آجائے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سرادر صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف لے آئیں کیونکہ میں نے اپنی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ پھر ایسے کریں کہ اپنی بات پوائنٹ آف آرڈر پر کرلیں تو میں ان کو پڑھا دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے جو point raise کرنا ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں تو منسٹر صاحب مجھے کل اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! منسٹر صاحب اب چلے گئے ہیں ان کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اس وقت ہی بات کرنا چاہتا تھا لیکن آپ نے کہا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ مجھے لکھ کر دے دیں جو بھی دینا چاہتے ہیں میں ان تک آپ کی بات پہنچا دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے کل بھی یہ point raise کیا تھا تو آپ نے حکم دیا تھا کہ جب منسٹر صاحب موجود ہوں گے اس وقت اپنی بات کیجئے گا لہذا آج منسٹر صاحب موجود تھے تو میں نے کوشش کی تھی کہ وقفہ سوالات کے بعد بات کروں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یا پھر ایسے کر لیں کہ آپ زیرو آور دے دیں منسٹر صاحب آ کر اس کا جواب دے دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! لیڈر آف دی اپوزیشن بھی کھڑے ہیں اس لئے یہ بات مناسب نہیں لگتی لہذا ان کو پہلے بات کر لینے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پہلے محترمہ کی بات سن لیں۔

جناب سپیکر: یا اللہ خیر۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ حال ہی میں سرگودھا بورڈ پارٹ ون کا رزلٹ آیا ہے۔ سرگودھا بورڈ کی نااہلی کی یہ صورتحال ہے کہ وہ بچے جو سارا سال top of the list رہے اور اپنے اداروں میں top کرتے رہے وہ پیپرز کی ناقص چیکنگ کی وجہ سے بہت پیچھے چلے گئے یہ ظلم صرف ان طالبات کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ مزید درجنوں اور سینکڑوں طلباء و طالبات نے rechecking کے لئے درخواستیں دیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں وہ طلباء suffer ہوئے ہیں جنہوں نے سارا سال محنت کی ہے اور یہ دکھ وہی طلباء، وہی والدین، وہی اساتذہ اور

وہی انسٹیٹیوشن والے جان سکتے ہیں جن کے بچوں نے سارا سال محنت کی اور اس کے بعد جب results آئے تو ان کی امیدوں اور خوابوں کو چکنا چور کر دیا گیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ مجھے کچھ لکھ کر دیں یا کوئی تحریک پیش کریں۔ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں یہ بات بھی لانا چاہتی ہوں۔ میں اس پر تحریک بھی لے آؤں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ یہ اپنا معاملہ زیرو آر نوٹس میں لے آئیں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! مجھے بس ایک منٹ اور دے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ یہ اپنا معاملہ زیرو آر نوٹس میں لے آئیں۔ بس چھوڑیں اور مہربانی کریں۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

مرکزی حکومت کی جانب سے روزمرہ استعمال کی اشیاء پر عائد ریگولیٹری ڈیوٹی واپس لینے اور اس بارے میں آؤٹ آف ٹرن قرارداد ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل مرکزی حکومت نے ریگولیٹری ڈیوٹی کے نام پر روزمرہ استعمال کی اشیاء پر 5 سے 80 فیصد تک ٹیکس عائد کر دیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے ہی ایک مہنگائی کا طوفان برپا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ پیاز، ٹماٹر اور آلو پچھلے کئی ماہ سے عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکے ہیں اور یہ crisis پچھلے کئی ماہ سے چل رہے ہیں کہ ان کی قیمتیں 200 سے 250 روپے تک تھیں۔ اسحاق ڈار صاحب کی ناقص پالیسیوں کی سزا غریب عوام کو کیوں دی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ایک بار پھر ایک مہنگائی کا طوفان آئے گا اور حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے عام آدمی پہلے ہی سسک رہا ہے۔ غریب آدمی دو وقت کی روٹی اور باقی ضروریات زندگی کے لئے پتا نہیں کس طرح سے گزارا کرتا ہے لہٰذا اس پر میں، ڈاکٹر وسیم اختر اور قاضی احمد سعید ایک قرارداد لے کر آئے ہیں۔ ہم اور ہمارا پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرنا چاہتا ہے کہ فوری طور

پر مرکزی حکومت اس ریگولیٹری ڈیوٹی کو واپس لے تاکہ غریب آدمی سکھ کا سانس لے سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری اس قرارداد کو out of turn لیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کسی بھی قرارداد کو out of turn لینے کا ایک طریق کار ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! بے شک اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس قرارداد کو out of turn لے لیں لیکن میں اپنے بھائی کی بالکل تسلی کرواؤں گا کہ ہم نے ریگولیٹری ڈیوٹی کیوں لگائی ہے اور ہمیں فارن ایکسچینج میں کیا مسائل درپیش ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی تو انہوں نے قرارداد پیش کرنی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔ میں صرف آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہ رہا ہوں مجھے نہیں پتا تھا کہ میاں صاحب نے آج یہ بات کرنی ہے لیکن الحمدللہ میں ان کی قرارداد کا فوری جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی تو وہ قرارداد دینا چاہتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ آپ قرارداد پیش کریں آپ آپس میں ہی اس پر بحث کر لیں کیونکہ اچھا نہیں لگے گا اور rules suspension کے بغیر آپ کی قرارداد کیسے پاس ہو گی؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اس ریگولیٹری ڈیوٹی کو condemn کریں گے چاہے منسٹر صاحب اس کو جس طرح سے بھی justify کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عام آدمی کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔ آپ بجلی کے بل دیکھ لیں کہ اوور بلنگ کی وجہ سے ہزاروں لوگ دھکے کھاتے پھر رہے ہیں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آپ واپڈا کے دفاتر میں جا کر دیکھیں کہ لوگ خودکشی کرنے کو تیار ہیں۔ پچھلے دو ماہ سے ہم ایوان کے اندر مہنگائی کے حوالے سے چیخ و پکار کر رہے ہیں، ٹماٹر، آلو اور پیاز کی بات ہو رہی ہے لیکن یہاں پر اس کا جواب تک نہیں دیا جاتا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ریگولیٹری ڈیوٹی کو واپس لیا جائے، اس حوالے سے تمام اخبارات بھرے پڑے ہیں کہ حکومت نے دوبارہ منی بجٹ پیش کر دیا ہے۔ حکومت یہ تمام چیزیں کیوں سالانہ بجٹ میں نہیں لے کر آئی، کیا ضرورت پڑی ہے کہ آپ ہر دو ماہ بعد منی بجٹ لگا دیں؟ کسی ایک آدھ چیز پر آپ ڈیوٹی لگا دیتے تو ٹھیک تھا لیکن آپ نے سینکڑوں

اشیاء پر ریگولیٹری ڈیوٹی کے نام پر دوبارہ ٹیکس عائد کر دیئے ہیں لہٰذا یہ ہمیں کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس ریگولیٹری ڈیوٹی کی مد میں کم از کم 25۔ارب روپے کا ٹیکہ اس غریب عوام کو لگے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کا سب سے بڑا جمہوری ایوان ہے اس کی ایک sense اس حوالے سے جانی چاہئے۔

جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے بھی کہا کہ میں اس پر تسلی سے جواب دوں گا تو یہ بہت اچھی بات ہے کہ اگر ہماری طرف سے قرارداد آجائے گی تو ان کی طرف سے جواب بھی آجائے گا۔ جیسے پھر ایوان مناسب سمجھے گا ویسے بات ہو جائے گی لہٰذا میری رائے ہے کہ آپ یہ put question کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
"ریگولیٹری ڈیوٹی نامنظور نامنظور" کی نعرے بازی کی)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر حکومت اس قرارداد کو oppose نہیں کر رہی تو آپ ہمیں قرارداد پیش کرنے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! آپ ان سے کہیں کہ یہ سارے اس پر بحث کریں تو میں ان کو ایک ایک item کے بارے میں جواب دوں گا کہ اس پر کیوں ڈیوٹی لگائی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں ہمیں rules and regulations کے مطابق چلنا ہے۔ لیڈر آف دی اپوزیشن جان بوجھ کر یہ دے رہے ہیں۔ آپ اس کا کوئی طریق کار بنائیں ایسے تو ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے اپنی بات کر لی ہے اب آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وزیر خزانہ جو کہ مجرم ہے اور اس پر کرپشن کے بڑے بڑے چارجز ہیں اور کوئی انٹرنیشنل مالیاتی ادارہ اس سے بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ یا تو احتساب کورٹ میں یا مزاروں پر بیٹھا ہوتا ہے۔ ایسا شخص جس پر کرپشن کے چارجز ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! کسی شخصیت کے بارے میں آپ ایسے بات نہ کریں۔ آپ اس طرح ماحول کو خراب نہ کریں۔ اگر آپ نے ایسے باتیں کرنی ہیں تو no point of order.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ 1900۔ارب سے زیادہ آپ کے بجٹ کا deficit ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کے اس پر کوئی arguments نہیں ہیں I am not listening. جی، اب مسرور نواز جھنگوی صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا آپ عوام کی بات نہیں سنیں گے ؟

تحاریک استحقاق

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ اس پر comment کریں، پہلے آپ اس پر قرارداد لے کر آئیں۔ آپ کوئی طریق کار اختیار کریں یہ نہیں کہ آپ rules کو violate کر کے بات کریں۔ جی، جھنگوی صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے آرڈی نامنظور کی نعرے بازی کی)

ڈی سی جھنگ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

مولانا مسرور نواز جھنگوی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کی ایک غریب بچی جو کہ چناب کالج جھنگ میں کلاس 10th کی طالبہ ہے جس کی فیس معافی کے لئے ڈی سی صاحب کے پاس درخواست لے کر گیا کہ جناب یہ بچی اپنی فیس ادا

نہیں کر سکتی اور بچی لائق ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ فیس کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے لیکن ڈپٹی کمشنر جھنگ مسلسل دو ماہ مجھے ٹال مٹول کرتا رہا اور آخر کار مجھے یہ کہا کہ میں عوامی نمائندہ کا پابند نہیں ہوں کہ میں آپ کی مرضی کے مطابق کام کروں۔اس میں میری کہاں مرضی تھی یہ تو ایک غریب بچی کی فیس کا معاملہ تھا اور مجھے ڈی سی صاحب نے کہا کہ آئندہ ایسی درخواست مت لانا، سیاستدانوں نے تماشا بنایا ہوا ہے۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب!اُن کو تو پڑھنے دیں۔جب ان کو floor دیا ہوا ہے تو مہربانی کریں ایسے نہ کریں۔

مولانا مسرور نواز جھنگوی: جناب سپیکر!ڈی سی نے کہا کہ نہ ہی مجھے کبھی فون کرنا، میں اتنا فارغ نہیں ہوں کہ آپ call کریں اور attend کروں یا آپ میرے آفس میں آئیں تو میں آپ کی بات سنوں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جھنگوی صاحب!آپ رہنے دیں کیونکہ وہ کورم کی نشاندہی کر گئے ہیں۔ان کی خواہش ہے کہ آپ یہ نہ پڑھیں۔جب کورم پورا ہو گا پھر دیکھ لیں گے۔جی گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا بیس منٹ کے لئے ایوان adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد 1.59 پر جناب سپیکر

کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جاسکے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: آپ سب کو مبارک ہو کہ کورم پورا ہے لہٰذا اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جناب مسرور نواز جھنگوی اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ڈی سی جھنگ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

(---جاری)

مولانا مسرور نواز جھنگوی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کی ایک غریب بچی جو کہ چناب کالج جھنگ میں کلاس 10th کی طالبہ ہے جس کی فیس معافی کے لئے ڈی سی صاحب کے پاس درخواست لے کر گیا کہ جناب یہ بچی اپنی فیس ادا نہیں کر سکتی اور بچی لائق ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ فیس کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے لیکن جناب ڈپٹی کمشنر جھنگ مسلسل دو ماہ مجھے ٹالتے رہے اور آخر کار مجھے یہ کہا کہ میں عوامی نمائندے کا پابند نہیں ہوں کہ میں آپ کی مرضی کے مطابق کام کروں۔

جناب سپیکر! اس میں میری کہاں مرضی تھی یہ تو ایک غریب بچی کی فیس کا معاملہ تھا اور مجھے ڈی سی صاحب نے کہا کہ آئندہ ایسی درخواست مت لانا۔ سیاستدانوں نے تماشا بنایا ہوا ہے اور نہ ہی مجھے فون کرنا میں اتنا فارغ نہیں ہوں کہ آپ call کریں اور میں اٹینڈ کروں اور نہ ہی میرے آفس میں آئیں کہ میں آپ کی بات سنوں۔

جناب سپیکر! آپ اس معزز ایوان میں رولنگ دے چکے ہیں کہ اگر عوامی نمائندہ کسی سرکاری آفیسر کو call کرے تو وہ اس کا فون سننے کا پابند ہے اگر فون کیا تو وہ نشست پر نہیں ہے یا فون busy ہے تو اس سرکاری آفیسر پر لازم ہے کہ وہ متعلقہ ایم پی اے صاحب کو فون کرے گا۔

جناب سپیکر! موصوف ڈی سی صاحب کا میرا فون سننے سے انکار کرنے، معزز ایوان میں جناب سپیکر کی رولنگ کی خلاف ورزی کرنے، استحقاقات ایکٹ 1972 کے قاعدہ 15 اور قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ 70(a) کے تحت معزز ممبر اسمبلی کو ملنے والے استحقاق کی پامالی کرنے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس کی رپورٹ منگوا لیتے ہیں، لہٰذا اس تحریک استحقاق کو سوموار تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کی رپورٹ منگوانا چاہتے ہیں؟

معزز ممبران: جناب سپیکر! کمیٹی کے سپرد کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ Chair کی طرف سے standing orders ہیں کہ آفیسرز معزز ممبران کے ٹیلی فون ضرور سنیں ان کا کام ہو یا نہ ہو وہ علیحدہ بات ہے لیکن ٹیلی فون نہ سننا اور غلط انداز سے بات کرنا درست نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ آپ یہ تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی within two months اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف! میں چاہتا ہوں کہ آپ نے جو بات کی ہے اس پر کل ایک گھنٹہ بحث کی جائے اور اس کا جواب لیا جائے۔ شیخ علاؤالدین متعلقہ منسٹر ہیں انہیں اس کی اطلاع دیں کہ کل وقفہ سوالات، توجہ دلاؤ نوٹس اور تحاریک استحقاق کے فوری بعد اس معاملے پر بحث کی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر آئے ہیں۔ طاہر صاحب! آپ کو مبارک ہو۔ کیا یہ بات سارے ایوان کو بتاؤں یا نہ بتاؤں؟

تحریک استحقاق نمبر 11/17 کو مجلس استحقاقات کے سپرد کرنے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! میں اس ایوان میں یہ بات کرنا چاہ رہا تھا کہ آج سے کوئی تین ماہ قبل میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی۔ اس کے بعد لاء منسٹر صاحب نے یہاں کھڑے ہو کر commitment دی کہ ہم ایک ہفتے کے اندر رپورٹ منگوائیں گے۔

جناب سپیکر: کس نے commitment دی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! اگر یہ ایوان کسی ممبر کی عزت نہیں کروا سکتا، رولز کے مطابق کام نہیں کر سکتا تو پھر ہمیں چاہئے کہ ہم گھر چلے جائیں۔ یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے۔ اگر محکمہ سے تین ماہ کے اندر بھی رپورٹ نہیں منگوا سکتا تو ہم نے ایسے وزیر قانون کا کیا کرنا ہے؟

جناب سپیکر: آپ ایسی بات نہ کریں۔ وزیر قانون نے تو نہیں کہا ہو گا۔ گوندل صاحب! یہ تحریک استحقاق نمبر 11/2017 ہے کیا اس کا جواب آپ کے پاس آیا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس وقت اس تحریک کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! آپ اسے کمیٹی کے سپرد کریں۔ انہوں نے کس چیز کی رپورٹ منگوانی ہے؟

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ سوموار کو اس کی رپورٹ منگوا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! انہوں نے کس چیز کی رپورٹ منگوانی ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے جو تحریک استحقاق دی ہوئی ہے اس بابت رپورٹ منگوائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! کمیٹی کس مقصد کے لئے بنی ہوئی ہے، یہ تحریک کمیٹی کے سپرد کیوں نہیں کی جا رہی؟

جناب سپیکر: اس طرح نہیں۔ آپ کا یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کمیٹی کے بارے میں ایسے کوئی الفاظ استعمال نہ کریں۔ ابھی آپ کا معاملہ کمیٹی کے پاس گیا ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! اگر آپ اسے کمیٹی کے سپرد نہیں کریں گے تو پھر میں ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ واک آؤٹ نہ کریں، مجھے رپورٹ منگوا لینے دیں۔ اگر سوموار کو رپورٹ نہ آئی تو پھر اسے کمیٹی کے سپرد کر دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! ایک پولیس انسپکٹر نے ایک شہری کو پکڑ کر حوالات میں دے دیا، پولیس نے انکوائری کر لی وہ انکوائری مکمل ہو گئی اور وہ انسپکٹر انکوائری میں ذمہ دار قرار پایا اس کے بعد اب کس چیز کی رپورٹ آنی ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں! استحقاق کی حد تک بات ہو گی۔ پہلے کتنی دیر ہو گئی ہے اب آپ سوموار تک انتظار کر لیں۔ میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ سوموار کو رپورٹ منگوائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! آپ نے ایوان کے اندر یہ بات تین بار کہی لیکن تین بار کہنے کے باوجود رپورٹ نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر: رپورٹ آئے گی۔ اگر سوموار کو رپورٹ نہیں آئے گی تو پھر اسے کمیٹی میں بھیج دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! پتا نہیں کہ سوموار تک اجلاس چلنا ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسے نہیں ہو گا۔ آپ کی مہربانی۔ آپ کی بڑی مہربانی، میں نے date ڈال دی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہوا؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آج جنگ اخبار میں ایک بڑی خوش آئند خبر لگی ہے کہ حلف نامہ کی تبدیلی کے ذمہ دار کی نشاندہی ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پلیز مجھے بات کرنے دیں۔ آج کے جنگ اخبار میں خبر ہے کہ کاغذات نامزدگی میں ختم نبوت سے متعلق متنازع ڈرافٹ تیار کرنے والے فرد کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ میرا یہ مطالبہ ہے اور میرے ساتھ انشاء اللہ اس ایوان کا بھی یہ مطالبہ ہو گا کہ اگر اس کی نشاندہی ہو گئی ہے تو اس کو سخت ترین سزا دی جائے اور اسے پارٹی سے بھی باہر نکالا جائے اور کسی بے گناہ کو اس کے اندر شامل نہ کیا جائے لیکن اس کے مرتکب کو سخت ترین سزا دی جائے۔ بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران نے ہاتھ کھڑے کر کے

معزز ممبر جناب محمد وحید گل کی بات کی تائید کی)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس میں ملوث افراد کو سزا دینے کے لئے سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: کون سی کمیٹی؟ ادھر کون سی کمیٹی ہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟ اس بات کو مذاق نہ بنائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک التوائے شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 961/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کوریئر کمپنی کے ذریعے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو ادویات ارسال کرنے میں ناکام

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 15۔ ستمبر 2017 کی خبر کے مطابق محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور کوریئر کمپنی کی نااہلی کے باعث ہیپاٹائٹس کے مریض کے کئی روز سے دوسرے ماہ کی ادویات مریضوں کے گھروں میں بھیجنے کا منصوبہ ناکام ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ محکمہ نے 90 ہزار مریضوں کے لئے ہیپاٹائٹس سی کی ادویات خریدی تھیں جن میں صرف صوبائی دارالحکومت میں رہنے والے مریضوں میں سے 10 ہزار کو ایک ماہ کی دوا ابھی تک بھیجی گئی اور دوسرے ماہ کی دوا کئی دن گزرنے کے باوجود نہیں مل سکی جس کی وجہ سے مریضوں کو نئے سرے سے کورس شروع کرنا پڑے گا۔ محکمہ صحت کے ماہرین کے مطابق مریضوں کی رجسٹریشن نہ ہونے سے 80 ہزار کورس 6 ماہ سے محکمہ صحت کے ڈپو میں پڑے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وقفہ پڑنے سے نہ صرف ادویات کی افادیت میں کمی پڑتی ہے بلکہ مریضوں کے لئے بیماری مزید نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ وزیر صحت یا پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت اس کا جواب اگلے ہفتے لے کر آئیں۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے لیکن اب تحریک التوائے کار پڑھی نہیں جا سکتی۔ I am sorry for that. اگلی تحریک التوائے کار نمبر 964 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 970 جناب احمد خان بھچر اور جناب محمد سبطین خان کی۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 971/17 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 974 بھی محترمہ نگہت شیخ کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 976 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان بھچر اور جناب محمد سبطین خان کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیا جائے کیونکہ وہ suspend ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود اور جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ وہ suspend ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود کی ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان اور ملک تیمور مسعود کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 999 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان بھچر اور جناب محمد سبطین خان کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1018 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں

لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود اور جناب احمد خان بھچر کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ suspend ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ پہلے ان کی ایک تحریک التوائے کار dispose of ہو چکی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی محترمہ خدیجہ عمر کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1032 میاں محمود الرشید کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

ڈبلیو ایم سی کے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس میں اربوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 6- اکتوبر 2017 کی خبر کے مطابق صفائی کمپنی نے بھی خزانے پر ہاتھ صاف کر دیا۔ ڈبلیو ایم سی کے 16-2015 کے اکاؤنٹس کے آڈٹ کے دوران 12- ارب روپے کی خورد بُرد کا انکشاف ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ نے ایل ڈبلیو ایم سی کے 16-2015 کے اکاؤنٹس کے آڈٹ میں 12- ارب روپے کی خورد بُرد کی تصدیق کی ہے۔ ریکارڈ کی عدم دستیابی اور ٹھیکہ جات کی مد میں بھی فراڈ کئے گئے جبکہ ڈینگی مہم کے فنڈ میں بھی بے ضابطگیاں پائی جانے کے ساتھ شہر میں لگائے گئے پودوں کی ادائیگیاں بھی بوگس نکلی ہیں۔ ایل ڈبلیو ایم سی میں بے ضابطگیوں اور غیر قانونی ادائیگیوں پر 146 اعتراض پیرا جات لگائے گئے۔ رپورٹ میں کہا کہ کمپنی نے چیف انٹرنل آڈیٹر بھی تعینات نہیں کیا۔ رپورٹ کے آڈٹ پیرا گراف کے مطابق سادات علی کمپنی کو 81 لاکھ روپے کی غیر قانونی ادائیگی ہوئی۔ اینڈ رائیڈ کمپنی کی مد میں ایک کروڑ 39 لاکھ روپے کی غیر قانونی خریداری کی گئی، پاک اور البراک سے ایک ارب 28 کروڑ سے زائد ٹیکس وصول نہ کیا گیا۔

وہیکل ٹریکنگ سسٹم کی غیر مناسب تنصیب سے خزانے کو ایک ارب 65 کروڑ کا جھٹکا لگا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے تا کہ اس کا جواب آ سکے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/1037 جناب احمد خان بھچر کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/1038 ملک تیمور مسعود کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/1039 بھی ملک تیمور مسعود کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں محمود الرشید کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محکمہ بنیولینٹ فنڈز کے ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کے ساتھ ہی الفلاح بلڈنگ ہے اور اس کے ملازمین پچھلے پانچ روز سے احتجاج پر ہیں جس سے پوری بلڈنگ کا سسٹم ختم ہو چکا ہے۔ صفائی ستھرائی کا سارا کام رُکا ہوا ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ان کے ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کیا جائے۔ ان ڈیلی ویجز ملازمین کے واجبات بھی رُکے ہوئے ہیں۔ دس سال سے تقریباً 60 ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں تو انہیں مستقل کیا جائے۔ اس وقت وزیر محنت ایوان میں تشریف فرما ہیں تو میں آج ان کی موجودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے درخواست کرتی ہوں کہ وہ ان ملازمین کے مطالبات پر ہمدردانہ غور فرمائیں۔ الفلاح

بلڈنگ کے یہ ملازمین پچھلے دس سالوں سے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں اور ان کے واجبات بھی رُکے ہوئے ہیں۔وزیر محنت ان ملازمین کے مطالبات پر غور کریں اور ان کے مسائل حل کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں اپنی بہن محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر ان ملازمین کے مسائل دیکھ لیتا ہوں اور انشاءاللہ ان کو ضرور resolve کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سرکاری کارروائی شروع کرنے سے پہلے کورم پورا کر لیا جائے۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون زکوۃ وعشر پنجاب2017

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Zakat and Usher Bill 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Zakat and Usher Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Zakat and Usher Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Zakat and Usher for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں2017

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Excise & Taxation for report within two months.

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2016. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2016.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2016 has been laid.

پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹیں برائے سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Annual Reports of the Punjab Pension Fund for the years 2013-14, 2014-15 and 2015-16. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Reports of the Punjab Pension Fund for the years 2013-14, 2014-15 and 2015-16.

MR SPEAKER: The Annual Reports of the Punjab Pension Fund for the years 2013-14, 2014-15 and 2015-16 have been laid.

محکمہ جنگلات کے مدبندی حسابات برائے سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Appropriation Accounts of the Forest Department for the year 2015-16. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts of the Forest Department for the year 2015-16.

MR SPEAKER: The Appropriation Accounts of the Forest Department for the year 2015-16 have been laid.

محکمہ جات (ورکس ڈیپارٹمنٹ)، سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی اور دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹس برائے سال 2016-17 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Audit Reports on the Accounts of Government of the Punjab (Works Department) C&W, HUD&PHE, Irrigation, LG&CD, Departments and Daanish Schools & Centers of Excellence Authority for the audit year 2016-17. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Reports on the Accounts of Government of the Punjab (Works Department) C&W, HUD&PHE, Irrigation, LG&CD, Departments and Daanish Schools & Centers of Excellence Authority for the audit year 2016-17.

MR SPEAKER: The Audit Reports on the Accounts of Government of the Punjab (Works Department) C&W, HUD&PHE, Irrigation, LG&CD, Departments and Daanish Schools & Centers of Excellence Authority for the audit year 2016-17 have been laid and referred to the Public Accounts Committee No. I for examination and report upto 31st May 2018.

ایف ڈی اے سٹی ہاؤسنگ سکیم کے حسابات کی سپیشل آڈٹ رپورٹس

برائے سال15-2014اور16-2015کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Special Audit Reports on the Accounts of FDA City Housing Scheme for the years 2014-15 & 2015-16. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Special Audit Reports on the Accounts of FDA City Housing Scheme for the years 2014-15 & 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Audit Reports on the Accounts of FDA City Housing Scheme for the years 2014-15 & 2015-16 have been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report upto 31st May 2018.

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم (آشیانہ قائد) اٹاری سروبہ لاہور

کے حسابات کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال13-2012

کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Project Audit Report on the Accounts of Ashiana Housing Scheme (Ashiana-e-Quaid) Attari Saroba Lahore for the year 2012-13. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on the Accounts of Ashiana Housing Scheme (Ashiana-e-Quaid) Attari Saroba Lahore for the year 2012-13.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on the Accounts of Ashiana Housing Scheme (Ashiana-e-Quaid) Attari Saroba Lahore for the year

2012-13 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No.1 for examination and report upto 31st May 2018.

اضافی اسمبلی بلڈنگ لاہور کی تعمیر کے حسابات پر پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013-14 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Project Audit Report on the accounts of construction of the Additional Assembly Building Lahore for the year 2013-14. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on the accounts of construction of the Additional Assembly Building Lahore for the year 2013-14.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on the accounts of construction of the Additional Assembly Building Lahore for the year 2013-14 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No.II for examination and report upto 31st May 2018.

چوہان ڈیم راولپنڈی محکمہ آبپاشی کے حسابات کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014-15 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Performance Audit Report on the accounts of construction of Chohan Dam Rawalpindi Irrigation Department for the year 2014-15. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on the accounts of construction of Chohan Dam Rawalpindi Irrigation Department for the year 2014-15.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on the accounts of construction of Chohan Dam Rawalpindi Irrigation Department for the

year 2014-15 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No. I for examination and report upto 31st May 2018.

پنجاب پبلک سیکٹر انٹرپرائزز (اے آر ایف ایس ای)
کے حکومتی حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016
کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Audit Report on the accounts of Government of the Punjab, Public Sector Enterprises for the year 2016-17. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the accounts of Government of the Punjab, Public Sector Enterprises for the year 2016-17.

MR SPEAKER: The Audit Report on the accounts of Government of the Punjab, Public Sector Enterprises for the year 2016-17 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No. I for examination and report upto 31st May 2018.

زیرو آور نوٹس
(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب زیرو آور نوٹس شروع ہوتا ہے۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 277/17 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے وہ suspend ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا بھی زیرو آور نوٹس تھا۔

جناب سپیکر: وزیر ہاؤسنگ اور پارلیمانی سیکرٹری آج بھی نہیں ہیں۔ اس زیرو آور نوٹس کو سوموار کے لئے رکھ لیں۔ اس پر positively جواب آئے گا۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل مورخہ 19۔اکتوبر2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔